مسلمانوں کو مشرک ثابت کر کے شہید کرنے والوں کا احادیث کی روشنی میں رد بلیغ

مزار اور مندر میں فرق

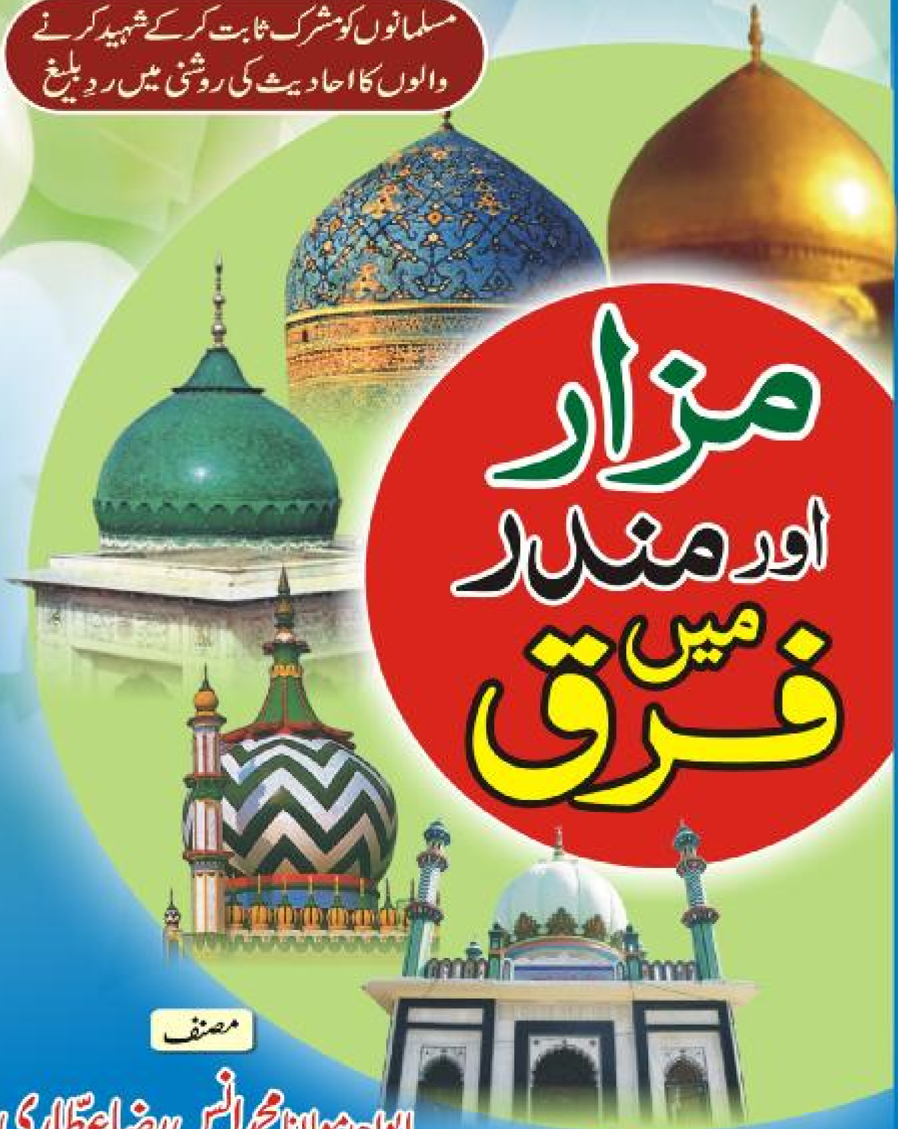

مصنف

ابو احمد مولانا محمد انس رضا عطاری

ایم اے اسلامیات، ایم اے اُردو، ایم اے پنجابی

شہادۃ العالمیہ، المتخصص فی الفقہ الاسلامی

نظرِ ثانی

مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی

مکتبہ بہارِ شریعت

داتا دربار مارکیٹ لاہور

0322-4304109

ادارے کی دیگر کتب

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

https://t.me/tehqiqat

گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے

https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

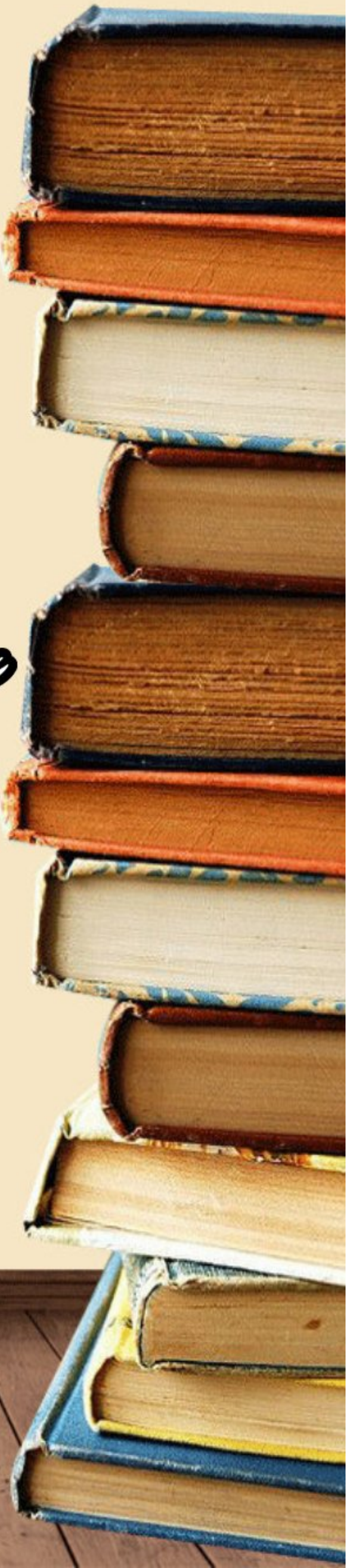

مزار اور مندر میں فرق

مسلمانوں کو مشرک ثابت کر کے شہید کرنے والوں کا
احادیث کی روشنی میں ردِ بلیغ

مصنف

ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدظلہ العالی

تخصُص فی الفقہ الاسلامی، شہادۃُ العالمیہ،
ایم ۔اے اسلامیات،ایم ۔اے پنجابی، ایم۔ اے اردو

مکتبہ بہار شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون:0322-4304109

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق مصنف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔مزار اور مندر میں فرق

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔عبدالماجد عطاری

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 88

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 60روپے

اشاعتِ ثانی۔۔۔۔۔۔۔ذی الحجہ 1432ھ،نومبر 2011ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔**مکتبہ بہار شریعت داتا دربار**

مارکیٹ، لاہور فون:0322-4304109

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

فہرس

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	پیش لفظ	6
2	**باب اول**: مسلمانوں کو مشرک ثابت کرکے شہید کرنے والا خارجی فرقہ	10
3	خارجی فرقہ کی تاریخ۔	10
4	خارجیوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مناظرہ۔	11
5	خارجیوں کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف نعرے بازی کرنا۔	17
6	صحابہ وتابعین کو شہید کرنے پر جنت کی بشارت۔	18
7	خارجیوں کا قرآن سے باطل استدلال۔	19
8	خارجی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی۔	20
9	کفار ومشرکین والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرنا۔	22
10	خارجیوں کا دجال کے ساتھ خروج۔	22
11	خارجیوں کا فتنہ وفساد پھیلانا۔	24
12	حدیث پاک میں خارجیوں کی بیان کی گئی نشانی۔	25
13	خارجیوں کا مدینہ شریف کے مسلمانوں کا قتل عام کرنا۔	27
14	خارجیوں کا اعتقاد کہ جو ہمارے جیسا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔	28
15	ابنِ عبدالوہاب نجدی۔	29
16	ابنِ عبدالوہاب نجدی خارجی کے چیلوں کی برصغیر میں فتنہ انگیزیاں۔	37
17	**باب دوم**: مزار اور مندر میں فرق	42
18	فرق نمبر 1۔ مزارات پر حاضری سنتِ صالحین ہے۔	45
19	فرق نمبر 2۔ مزارات موضعِ حصولِ برکت اور مندر عبادت گاہ۔	48
20	فرق نمبر 3۔ بتوں کی طرح مزارات کو سجدہ نہیں کیا جاتا۔	49
21	فرق نمبر 4۔ بتوں سے مانگنا شرک اور صاحب مزار سے مانگنا شرک نہیں۔	52
22	فرق نمبر 5۔ بت شفیع نہیں اور اولیاء اللہ شفیع ہیں۔	59
23	فرق نمبر 6۔ مندر کے چڑھاوے اور مزار کے لنگر میں فرق۔	64
24	فرق نمبر 7۔ مزار اور مندر میں جا کر مانگی جانے والی دعا۔	72
25	فرق نمبر 8۔ صاحب مزار مثلِ بت نہیں۔	80
26	حرفِ آخر	83

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

انتساب

اولیاء اللہ خصوصاً حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور ان مسلمانوں کے نام جو مزاراتِ اولیاء پر ہونے والی دہشت گردی میں شہید ہوئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمُ

پیش لفظ

آج کل مُٹھی بھر نجدی خارجی توحید کا لَیبَل لگا کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک ٹھہراتے ہیں، بدعت اور شرک کسے کہتے ہیں اس کی تعریف و مفہوم کیا ہے اس سے نظریں پھیرتے ہوئے ہر جائز بلکہ مستحب عمل کو بدعت و شرک کہتے ہیں۔ جیسے اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دینا ایک جائز و مستحب عمل ہے، لیکن یہ لوگ اسے شرک کہتے ہوئے مثلِ مندر ثابت کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ان نجدیوں کے نزدیک مزارات بنانا، ناجائز اور انہیں ختم کرنا نہ صرف ثواب بلکہ واجب ہے چنانچہ ایک نجدی لکھتا ہے ''اونچی قبروں کو زمین کے برابر کر دینا واجب ہے چاہے نبی کی قبر ہو یا ولی کی۔''

(عرف الجادی، صفحہ60)

ان نجدیوں کا بس نہیں چلتا ورنہ جس طرح انہوں نے سعودیہ میں کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قبروں کو شہید کیا ہے، یہ گنبدِ خضریٰ کو بھی ختم کر دیں کیونکہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک بھی بت ہے چنانچہ شرحُ الصدور بتحریم رفع القبور کے حاشیہ میں ہے ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر ہر لحاظ سے بت ہے کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں'' ایک اور نجدی لکھتا ہے ''اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ (گنبد) تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا ہے۔ (یہ شرعاً کیسا ہے) میں (محمد بن اسماعیل) جواباً کہتا ہوں کہ یہ حقیقۃً بہت بڑی جہالت ہے۔''

(تطہیر الاعتقاد لابن اسماعیل الصعنائی، صفحہ40,41، المملکۃ العربیہ، سعودیہ)

ابنِ عبدالوہاب نجدی کہتا ہے ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مزار گرا دینے کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔'' (اوضح البراہین)

ان کے نزدیک اگر مسلمان مزارات پر جانے سے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یا غوث رحمۃ اللہ علیہ کہنے سے باز نہیں آتے تو پھر ان کا قتل جائز ہے۔ 1996ء میں علماء نجد نے ایک کتاب ''الدرر السنیۃ فی الأجوبۃ النجدیۃ'' لکھی جس میں انہوں نے لکھا ہے ''فكل من غلا فی نبی أو رجل صالح، وجعل فيه نوعا من الإلهية، مثل أن يدعوه من دون الله، بأن يقول :يا سيدی فلان أغثنی، أو أجرنی أو أنت حسبی أو أنا فی حسبك، فكل هذا شرك، وضلال، يستتاب صاحبه، فإن تاب وإلا قتل'' ترجمہ: جو کوئی نبی یا نیک بندے کی شان میں غلو کرے اور اس میں کسی خدائی وصف کا عقیدہ رکھے مثلاً خدا کے علاوہ کسی اور کو یوں پکارے، یا سیدی فلاں میری مدد کرو، مجھے بچاؤ یا یہ کہے: تو مجھے کافی ہے، میں تجھے کافی ہوں تو یہ سب شرک و گمراہی ہے، ایسے کہنے والے کو روکا جائے گا اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(الدرر السنية فی الأجوبة النجدية، جلد2، صفحہ51)

ایک نجدی لکھتا ہے ''جس نے یا رسول اللہ، یا عباس، یا عبدالقادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماروں کو شفاء، دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے، اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے، یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہوگا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔'' (کتاب العقائد، صفحہ 111)

نجدی صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اسے شرک ثابت کرنے کے لئے قرآن وحدیث کو گھما پھرا کر پیش کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہ نجدی مسلمانوں کو اہل سنت سے بدظن کرنے کے لئے نئی سے نئی گمراہ کن تحریک چلاتے ہیں۔ کافی عرصے سے انہوں

نے ایک نئی گمراہی پھیلانی شروع کی ہے کہ تصویروں اور تحریر کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مزار اور مندر میں کوئی فرق نہیں۔ تصویروں کے ساتھ تحریر کچھ یوں ہوتی ہے:

(1) کسی ہندو سے پوچھیں کہ آپ بتوں کی پوجا کس لئے کرتے ہیں تو جواب دے گا یہ بت خدا نہیں بلکہ یہ ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب عطا کرتے ہیں، مسلمان بھی مزاروں پر اللہ عزوجل کا قرب ان مزار والے سے پانے جاتے ہیں۔

(2) ہندو اپنے دیوتاؤں کا بھجن گاتے ہیں اور مسلمان مزاروں پر قوالیاں۔

(3) ہندو سال میں ایک مرتبہ بڑی یاترا پر جاتے ہیں اور مسلمان سال میں ایک مرتبہ بابے کے نام کا عرس مناتے ہیں۔

(4) مندروں میں بیٹھنے والے پنڈت کہلاتے ہیں اور مزاروں پر بیٹھنے والے مجاور کہلاتے ہیں۔

(5) ہندو مزاروں پر بتوں پر ناریل، کیلے، پھول، اگربتی چڑھاتے ہیں اور مسلمان مٹھایاں، چاول وغیرہ۔

(6) ہندو عبادت کے وقت رام کو اور مسلمان داتا، اجمیر کو پکارتے ہیں۔

(7) ہندو بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور مسلمان قبروں کی۔

ان نجدیوں کی عادت قدیمہ ہے کہ وہ اس طرح شرک و بدعت کی بے تکی مثالیں بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کی جہالت کو اہل سنت کا عقیدہ ظاہر کیا جاتا ہے جیسے جاہل پیروں کی عادات، جاہلوں کا قبروں کو سجدہ کرنا، ڈھول باجے، مروجہ مزامیر کے ساتھ قوالیاں اور نعتیں پڑھنا وغیرہ۔ جبکہ خود علماء اہل سنت نے ان

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اَفعال کو ناجائز کہا ہے، کئی باتیں مسلمانوں پر بہتان ہیں جیسے یہ کہنا کہ مسلمان بتوں کی طرح مزاروں کی عبادت کرتے ہیں، حالانکہ کوئی مسلمان کسی ولی کو نہ خدا سمجھتا ہے اور نہ اس کی عبادت کرتا ہے۔

اس کتاب میں اگر صرف مزار اور مندر میں فرق کو واضح کیا جاتا تو یقیناً وقتی طور پر مسلمان اس سے مطمئن ہو جاتے کہ واقعی مزار اور مندر میں زمین آسمان کا فرق ہے اور اس طرح مزار اور مندر کو ایک چیز ثابت کرنا انتہائی بے وقوفی ہے۔لیکن ہونا یہ تھا کہ چند دنوں بعد ان نجدیوں نے شرک و بدعت کے نام پر کوئی اور نیا فتنہ شروع کر دینا تھا جیسا کہ آئے دن ان کے پوسٹروں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔اس لئے اس کتاب کو دو بابوں پر مشتمل کیا اور پہلے باب میں مسلمانوں کو اس بات سے روشناس کروایا کہ مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے لگانا اور اس پر گھما پھرا کر قرآن وحدیث سے دلائل دینا، کبھی مزار کو مندر ثابت کرنا، کبھی یا رسول اللہ، یا غوث کہنے کو شرک ثابت کرنا وغیرہ کن عقائد کے لوگوں کا شیوہ ہے اور اس کی تاریخ کیا ہے؟ جب قاری اس باب کو توجہ سے اور تعصب سے آزاد ہو کر پڑھ لے گا تو ان شاء اللہ نجدیوں کے ہر فتنے کو سمجھ جائے گا۔

المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو احمد محمد انس رضا عطاری
06 رجب المرجب 1432ھ، 09 جون 2011ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول :مسلمانوں کو مشرک ثابت کر کے شہید کرنے والا خارجی فرقہ

خارجی فرقہ کی تاریخ

خارجی وہ گمراہ فرقہ ہے جو جنگ صَفِّین کے بعد حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم کی نصرت وحمایت سے دستبردار اور آپ کے خلاف بغاوت پر کمربستہ ہو کر آپ کی جماعت سے خارج ہو گیا اور خارجی کہلایا۔ یہی وہ گروہ ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت ہزارہا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کافر و مشرک ٹھہرایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر مسلمانوں سے جنگیں کیں۔موجودہ نجدی جس طرح بڑے نمازی پرہیزی، اہلِ علم قرآن وحدیث کی باتیں کرنے والے، اس پر عمل پیرا ہونے کا دعوی کرنے والے ہیں، خارجی بھی ایسے ہی تھے، یہاں تک کہ امام حسن وحسین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے قتل میں تامل ہوا کہ یہ قوم رات بھر تہجد اور دن بھر تلاوت کرتی رہتی ہے، ہم کیسے ان پر تلوار اٹھائیں؟ ان کی عورتوں کی عبادت کا یہ حال تھا کہ عورتوں کو جو مخصوص ایام میں نماز اور روزہ کی اجازت نہیں، جب پاک ہو جائیں تو روزے قضاء کرنے کا حکم ہے اور نمازیں معاف ہیں، لیکن یہ خارجیہ عورتیں مخصوص ایام میں چھوٹنے والی نمازوں کی بھی قضاء کرتی تھیں۔بخاری شریف کی حدیث پاک ہے((أن امرأة قالت لعائشة أتجزی إحدانا صلاتها إذا طهرت؟ فقالت أحرورية أنت؟ کنا نحیض مع النبی صلی الله علیه وسلم فلا یأمرنا به أو قالت فلا نفعله)) ترجمہ:حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ عنہا سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا ہم جب پاک ہو جائیں تو جو نمازیں پڑھیں وہ مخصوص ایام میں چھوٹی ہوئی نمازوں کو کافی ہو جائیں گے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو خارجیہ ہے؟ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حیض کی حالت میں ہوتی تھیں، ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ایام کی نمازیں قضاء کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمایا کہ ہم ان نمازوں کو نہ لوٹاتی تھیں۔

(صحیح بخاری ،جلد1،صفحہ71،دار طوق النجاۃ)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتا تھا کہ یہ خارجیہ عورتیں مخصوص ایام میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضاء کرتی ہیں، اس لئے آپ نے ان کے اس عمل کی نفی فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان نمازوں کے قضاء کا حکم نہیں دیا تھا۔

جس دن خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنی تھی اس رات وہ عبادت کرتے رہے۔ گویا خارجی موجودہ نجدیوں کی طرح بڑے نیکوکار بنتے تھے۔ آگے واضح کیا جائے گا کہ موجودہ نجدی خارجی ہی ہیں۔

خارجیوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مناظرہ

نجدی جس طرح کہتے ہیں کہ کسی بزرگ کو داتا، غوث کہنا شرک ہے، داتا صرف رب تعالیٰ کی ذات ہے اور اپنے اس عقیدے پر قرآن وحدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اسی وجہ سے مشرک کہا کہ آپ نے جنگِ صفین کے بعد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم یعنی ثالث بنایا تھا، خارجیوں نے اس پر کہا کہ یہ شرک ہے، خارجیوں نے اپنی دلیل میں قرآن پاک کی اس آیت سے باطل استدلال کیا ﴿ **إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ** ﴾ ترجمہ کنز الایمان: حکم نہیں مگر اللہ کا۔

(سورۃ الانعام،سورت6،آیت57)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے مناظرہ کیا اور ثابت کیا کہ غیر خدا کو حاکم بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی دلیل میں قرآن پاک کی یہ آیت پیش کی ﴿ **وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا** ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا، بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

(سورۃ النساء، سورت4،آیت35)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس جواب کو سن کر وہ لوگ لاجواب ہو گئے اور ان میں سے پانچ ہزار نے اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو ہزار نے اپنی اس حرکت سے توبہ کر لی، باقی گمراہوں کے سر پر موت سوار تھی، وہ اپنی شیطانیت پر قائم رہے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کے دوران مارے گئے۔

(تلبیس ابلیس ،طبری و تاریخی کتب)

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ خارجیوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس مناظرے کو یوں لکھتے ہیں کہ خارجیوں سے بات چیت کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اجازت چاہی اور بحکم امیر المومنین ان کے پاس تشریف لے گئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب ان گمراہ خارجیوں کے پاس گئے تو ان کی ظاہری عبادات وسجدوں کی کثرت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں ((**فدخلت عليهم نصف النهار فدخلت على قوم لم أر قط أشد منهم اجتهادا جباههم قرحة من السجود وأياديهم كأنها ثفن الإبل وعليهم**

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قمص مرحضة مشمرين مسهمة وجوههم من السهر)) ترجمہ: میں وہاں دوپہر کے وقت پہنچا، میں نے وہاں ایسی قوم کو دیکھا جن سے بڑھ کر عبادت میں کوشش کرنے والی قوم میں نے نہ دیکھی تھی، ان کی پیشانیوں پر سجدے کی کثرت سے زخم پڑ گئے تھے، ان کے ہاتھ گویا اونٹ کے دست تھے، ان کے بدن پر حقیر قمیضیں تھیں، ان کی ازاریں (شلواریں) ٹخنوں سے بہت اونچی تھیں۔ راتوں کی عبادت میں جاگنے سے ان کے چہرے خشک ہو رہے تھے۔

میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ مرحبا اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما! آپ اس وقت کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں تمہارے پاس مہاجرین وانصار کے پاس سے آیا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد کے پاس سے آیا ہوں، انہی لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے اور یہ لوگ قرآن کے معنی تم سے زیادہ سمجھتے ہیں، میری گفتگو سن کر ان میں سے ایک قوم نے کہا کہ قریش سے مناظرہ مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے حق میں فرمایا ہے ﴿ **بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ** ﴾ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ۔ (یعنی قرآن کی اس آیت سے قریش کو جھگڑالو ثابت کیا)

پھر ان میں سے دو تین آدمیوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ان سے مباحثہ کریں گے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **((فقلت هاتوا ما نقمتم على صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم والمهاجرين والأنصار وعليهم نزل القرآن وليس فيكم منهم أحد وهو أعلم بتأويله))** ترجمہ: میں نے کہا تم لوگ وہ الزامات بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور مہاجرین وانصار پر لگائے ہیں، حالانکہ انہی لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے اور ان میں سے کوئی بھی تم میں شامل نہیں ہے اور وہ لوگ

قرآن کے معانی ومطلب تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

خوارج نے کہا کہ وہ تین باتیں ہیں، میں نے کہا کہ اچھا ان کو بیان کرو، کہنے لگے کہ ایک یہ ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا کے معاملہ میں لوگوں کو ثالثی بنایا، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ **إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ** ﴾ ترجمہ: حکم نہیں مگر اللہ کا۔ سو اس قول الٰہی کے بعد آدمی کو حکم سے کیا تعلق رہا؟ میں (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے کہا یہ تو ایک ہوا اور کیا ہے؟ کہنے لگے کہ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے قتال کیا مگر نہ مخالفوں کو لونڈی وغلام بنایا اور نہ ان کا مال لے کر غنیمت جہادی ٹھہرایا، تو ہم پوچھتے ہیں کہ جن سے قتال کیا اگر وہ مؤمنین تھے تو ہم کو ان سے لڑنا حلال نہیں اور نہ ان کو لونڈی وغلام بنانا حلال ہے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثالثی فیصلہ کا عہد نامہ لکھواتے وقت امیر المؤمنین کا لقب اپنے نام سے مٹا دیا۔ پس وہ اگر امیر المؤمنین نہیں ہے تو امیر الکافرین ہوئے یعنی کافروں کے سردار ہیں۔

میں نے پوچھا کیا کچھ اس کے سوا بھی کوئی اعتراض باقی ہے؟ خوارج نے کہا کہ بس یہی اعتراضات کافی ہیں، میں نے کہا کہ پہلا قول تمہارا یہ ہے کہ امر الٰہی عزوجل میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حاکم بنایا ہے۔ بھلا اگر میں تم پر کتاب الٰہی عزوجل سے ایسی آیات تلاوت کروں جن سے تمہارا قول ٹوٹ جائے تو کیا تم اپنے قول سے توبہ کر لو گے؟ کہنے لگے کہ ہاں، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خرگوش کے معاملہ میں جس کی قیمت چوتھائی درہم ہوتی ہے دو مردوں کے حکم پر اس کا فیصلہ راجح کر دیا، میں نے یہ آیت پڑھی ﴿ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْتُلُواْ الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاء مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ**

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مِنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کہ کعبہ کو پہنچتی۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوہر کے معاملہ میں فرمایا ﴿ **فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّهِ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ** ﴾ ترجمہ: پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اب میں تم لوگوں کو اللہ عزوجل کی قسم دلاتا ہوں کہ بھلا مردوں کو حاکم بنانا اپنی درمیانی اصلاح حال میں اور خون ریزی روکنے میں افضل ہے یا یہ کہ ایک خرگوش اور ایک عورت کے معاملہ میں افضل ہے؟ خوارج نے کہا کہ ہاں بے شک اصلاح ذاتی میں افضل ہے، میں نے کہا کہ اچھا میں تمہارے اس حاکم والے اعتراض کے جواب سے باہر ہوا، خارجیوں نے کہا کہ ہاں جواب ہو گیا۔

میں نے کہا کہ رہا تمہارا دوسرا قول کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتال کیا اور قیدی و غنیمت حاصل نہ کی۔ تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم اپنی ماں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی مملوکہ لونڈی بناؤ گے؟ اللہ عزوجل کی قسم اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہوئے اور اللہ عزوجل کی قسم اگر تم یہ کہو کہ ہم ان کو مملوکہ بنا دیں گے یا ان سے بھی وہ بات حلال کریں گے جو دیگر عورتوں سے حلال ہوا کرتی ہے تو اللہ عزوجل کی قسم تم

اسلام سے خارج ہو گئے، تم دو گمراہیوں کے بیچ میں کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ **اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ** ﴾ ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

پھر اب اگر تم کہو کہ ہماری ماں نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہو، اب بتلاؤ کہ میں تمہارے اس اعتراض کے جواب سے بھی باہر ہوا کہ نہیں؟ کہنے لگے کہ جی ہاں، میں نے کہا کہ رہا تمہارا تیسرا قول کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین کا لفظ اپنے نام سے مٹا دیا تو میں تمہارے پاس ایسے عادل گواہ لاتا ہوں جن کو تم مانتے ہو کہ جب حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکوں کے ساتھ صلح ٹھہرائی تو مشرکوں کے سردار ابوسفیان بن حرب و سہیل بن عمرو وغیرہ کے ساتھ عہد نامہ لکھوایا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ لکھو ((**هذا ماصالح عليه محمد رسول الله**)) یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو مشرکوں نے کہا کہ واللہ یہ ہم نہیں جانتے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو، اگر ہم بھی جانتے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو تو تم سے قتال نہ کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((**اللهم انک تعلم انی رسول الله**)) ترجمہ: الٰہی تو جانتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں، پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علی! رسول اللہ کو مٹا دو اور اس کو یوں لکھو ((**هذا ما اصطلح عليه محمد بن عبد الله**)) ترجمہ: یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد ابن عبداللہ ہے۔ اب دیکھو اللہ عزوجل کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہیں اور رسول اللہ کا لفظ اپنے نام سے محو کرا دیا حالانکہ اس سے وہ رسول اللہ ہونے سے خارج نہیں ہو گئے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں (اس مناظرے کے نتیجہ میں) ((**فرجع منهم ألفان وخرج سائرهم فقتلوا**)) ترجمہ: دو ہزار خارجی توبہ کر کے واپس آئے اور باقی اپنی گمراہی پر قتل ہوئے۔

(تلبیس ابلیس، الباب الخامس، ذکر تلبیس إبلیس علی الخوارج، صفحہ 83، دار الفکر، بیروت)

خارجیوں کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف نعرے بازی کرنا

جس طرح نجدی شرک کے نعرے مارتے ہیں، جُمُعَہ کے خطبے اور پوسٹروں کے ذریعے مزاروں پر جانے کو شرک کہتے ہیں، غیر خدا سے مانگنے کو شرک کہتے ہیں، اسی طرح خارجی بھی کیا کرتے تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مسجد میں آتے تو لوگوں میں فتنہ پھیلانے کے لئے ﴿ **إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّٰهِ** ﴾ کے نعرے مارتے، اس نعرے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ مشرک ثابت کرتے چنانچہ محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 810ھ) تاریخ کی مستند ترین کتاب تاریخ طبری میں لکھتے ہیں "أن حكيم بن عبد الرحمن بن سعيد البكائی كان يرى رأى الخوارج ، فأتى عليا ذات يوم وهو يخطب، فقال ﴿**وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ**﴾ فقال علی ﴿**فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ** ﴾" ترجمہ: سعید بکائی خارجی ذہن رکھتا تھا، وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشرک ثابت کرنے کیلئے یہ آیت) پڑھی "اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا

اَکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں یہ آیت پڑھی "تو صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تمہیں سبک نہ کریں وہ جو یقین نہیں رکھتے" (تاریخ الطبری، الجزء الخامس، جلد5، صفحہ 73، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صحابہ و تابعین کو شہید کرنے پر جنت کی بشارت

نجدی جس طرح مزاروں کو شہید کرنے کو ثواب عظیم سمجھتے ہیں اور اس کو حصولِ جنت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، خارجی بھی ایسے ہی عقائد رکھتے تھے۔ جب جنگ نہروان کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں سمجھایا کہ تم لوگوں کا یہ سمجھنا کہ ہمیں قتل کرنا تمہارے لئے حلال ہے درست نہیں، ہم کلمہ پڑھنے والوں کا خون کرنا کیسا حلال ہوسکتا ہے؟ اس وقت خارجیوں نے ایک دوسرے کو کہا "لا تخاطبوهم، ولا تكلموهم، وتهيئوا للقاء الرب، الرواح الرواح إلى الجنة " ترجمہ: ان کی نہ بات سنو نہ ان سے کلام کرو اپنے رب سے ملاقات کرنے اور جنت میں جانے کی تیاری کرو۔

(تاریخ الطبری، الجزء الخامس، جلد5، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تاریخ طبری میں ہے "وكانت الخوارج يلقى بعضهم بعضا، ويتذاكرون مكان إخوانهم بالنهروان ويرون أن فی الإقامة الغبن والوكف، وأن فی جهاد أهل القبلة الفضل والأجر" ترجمہ: خوارج ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے اور اپنے نہروان والے بھائیوں کو یاد کیا کرتے تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ بیٹھے رہنے میں ظلم و خیانت ہے اور اہل قبلہ سے جہاد کرنے میں اجر و فضیلت ہے۔

(تاریخ الطبری، الجزء الخامس، سنہ اثنین و اربعین، جلد5، صفحہ 174، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

خارجیوں کا قرآن سے باطل استدلال

نجدی جس طرح شرک و بدعت کی غلط تشریح کرتے ہیں، قُل، چالیسواں،

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

گیارہویں، نیازوں اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وجہ سے ناجائز کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرام نہیں کرتے تھے اور خود ختم بخاری، سیرت کانفرس، قربانی کی کھالیں اکٹھی کرتے ہیں جو کہ صحابہ کرام سے ثابت نہیں، اسی طرح اور کئی باتیں خود کر لیتے ہیں اور جب اِسی اُصول پر مسلمان فعل کریں تو اسے ناجائز ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

خارجیوں کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ قرآن وحدیث سے باطل استدلال کرتے تھے۔ایک حدیث پاک میں غیبوں پر خبردار حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان خارجیوں کی یہ نشانی بتائی کہ وہ قرآن سے باطل استدلال کریں گے چنانچہ فرمایا((**یدعون إلی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء ، من قاتلهم کان أولی بالله منهم**)) ترجمہ: وہ لوگوں کو قرآن کی طرف بلائیں گے اور ان میں قرآن والی کوئی بات نہ ہوگی، جوان کو قتل کرے اللہ عزوجل کے نزدیک ان سے بہتر ہے۔

(سنن ابودائود، کتاب السنة، باب فی قتال الخوارج، جلد4، صفحہ241، المکتبة العصریة، بیروت)

ایک حدیث پاک حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((**سیخرج قوم یتکلمون بالحق ولا یجوز حلقهم یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة**)) ترجمہ: عنقریب ایک قول نکلے گی جو حق والی باتیں کریں گی لیکن یہ حق ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(السنة لعبدالله بن احمد، جلد2، صفحه628، دار ابن القیم ،الدمام)

تاریخ طبری میں ہے ''عن کثیر بن بهز الحضرمی، قال قام علی فی الناس یخطبهم ذات یوم، فقال رجل من جانب المسجد لا حکم إلا لله، فقام آخر فقال مثل ذلك، ثم توالی عدة رجال یحکمون، فقال علی الله أکبر، کلمة

حق یلتمس بها باطل '' ترجمہ: کثیر بن حضرمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ مسجد کی ایک جانب سے ایک خارجی آدمی کھڑا ہوا اور اس نے یوں کہنا شروع کر دیا ''لا حکمَ الا لِله '' پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسا کہنا شروع کر دیا، اس طرح پے در پے کئی خارجی یہی نعرہ لگاتے کھڑے ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے اس رویے پر فرمایا اللہ اکبر یہ کلمہ تو ٹھیک ہے لیکن اس سے جو (شرک کا) استدلال ہے وہ باطل ہے۔

(تاریخ الطبری ،الجزء الخامس، جلد5، صفحه 73، دار التراث ،بیروت)

خارجی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی

نجدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے بارے میں کہتے ہیں ان کو معاذ اللہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتے ہیں ''جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' بغیر تعظیم صوفیاء کرام کے نام لیتے ہیں، آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتنی عزت وقدر نہیں کرتے، انہیں اپنے جیسا عام آدمی سمجھتے ہیں، امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث دانی پر اعتراض کرتے ہیں، آئمہ مجتہدین کی تقلید کو حرام سمجھتے ہیں، خارجی بھی اسی طرح بے ادب وگستاخ تھے۔علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھا ہے کہ خوارج میں سب سے اول اور سب سے بدتر ذوالخویصرہ تمیمی تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسکی آنکھ اندر کو دھنسی ہوئی، پیشانی اُبھری ہوئی، کانوں کا گوشت چڑھا ہوا تھا اس کی داڑھی کے بال بہت گھنے تھے وہ پنڈلیوں پر اونچی ازار باندھے اور سر منڈوائے ہوئے تھا، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔نسائی شریف کی حدیث پاک ہے حضرت شریک بن شہاب فرماتے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہیں میری بڑی تمنا تھی کہ میں صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملوں اور ان سے خارجیوں کے متعلق پوچھوں ،تو میری ملاقات عید کی دن ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ میں نے عرض کیا((هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الخوارج؟ فقال نعم، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بأذني، ورأيته بعيني، أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه، فأعطى من عن يمينه، ومن عن شماله، ولم يعط من وراء ه شيئا، فقام رجل من ورائه فقال يا محمد، ما عدلت فى القسمة رجل أسود مطموم الشعر عليه ثوبان أبيضان، فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا وقال والله لا تجدون بعدى رجلا هو أعدل منى...)) ترجمہ: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوارج کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال آیا، آپ مال تقسیم کر رہے تھے اور تقسیم میں سامنے والوں ،دائیں بائیں والوں کو دے رہے تھے، پیچھے سے تقسیم نہ فرما رہے تھے،ایک شخص پیچھے آیا اور اس نے کہا اے محمد! تو نے تقسیم کرنے میں انصاف نہیں کیا، یہ کالے رنگ کا سر منڈا ہوا شخص تھا اور اس پر دو سفید کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اس گستاخی پر شدید غضب ناک ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا کوئی نہ پاؤ گے۔۔۔۔

(سنن نسائی ،کتاب تحریم الدم،جلد7،صفحہ119،مکتب المطبوعات الإسلامية ،حلب)

اس گستاخ خارجی ہی کی نسل تھی جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کم علم اور خود کو بہت علم والے سمجھتے تھے۔علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ تلبیس ابلیس میں فرماتے ہیں’’وکانت الخوارج تتعبد إلا أن

اعتقادهم أنهم أعلم من على بن أبى طالب كرم الله وجهه وهذا مرض صعب‘‘ ترجمہ: خارجی لوگ بہت عبادت کیا کرتے تھے مگر ان کی حماقت کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ لوگ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر عالم ہیں اور یہ اعتقاد ان کا سخت مہلک مرض تھا۔

(تلبیس ابلیس،الباب الخامس،ذکر تلبیس إبليس على الخوارج،صفحہ82،دار الفکر،بیروت)

آج بھی ان گستاخ خارجیوں کی نسل حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ باغی اور یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہے اور اسے دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

کفار و مشرکین والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرنا

جس طرح نجدی بتوں والی آیات مزارات اولیاء پر منطبق کر دیتے ہیں،سالانہ عرس کو ہندوؤں کی یاترا سے ملا دیتے ہیں اور خود اپنے سالانہ اجتماع کو ثواب عظیم سمجھ لیتے ہیں۔اسی طرح خارجی بتوں والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔بخاری شریف کی حدیث پاک ہے((وكان ابن عمر يراهم شرار خلق الله وقال إنهم انطلقوا إلى آيات نزلت فى الكفار فجعلوها على المؤمنين)) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجی گروہ کو ساری مخلوق سے بُرا جانتے تھے اور فرمایا ان لوگوں نے اپنا طریقہ یہ بنا لیا ہے کہ جو آیات کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مومنوں پر چسپاں کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری ، کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم،باب قتل الخوارج والملحدين۔۔جلد9،صفحہ16،دار طوق النجاة)

خارجیوں کا دجال کے ساتھ خروج

کوئی یہ نہ سوچے کہ خارجی تو اُس دور میں تھے اب خارجیوں کی نسل کہاں سے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

آ گئی؟ یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ خارجی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ ہارنے کے بعد ختم نہ ہو گئے تھے بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والا ابن ملجم بھی خارجی تھا اور آج تک اور قربِ قیامت دجال کے نکلنے تک اس عقیدے کے لوگ آتے جائیں گے اور یہ بہت نیکو کار نظر آئیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنگ ختم ہونے کے بعد خارجیوں کی لاشوں کے پاس آئے تو کسی نے کہا ''حمد ہے اسے جس نے ان کی نجاست سے زمین کو پاک کیا'' امیر المومنین نے فرمایا ''کیا سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے، ہر گز نہیں۔ ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں، کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو گا تو دوسرا سر اٹھائے گا، یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث پاک کی روشنی میں فرمایا۔ اوپر جو روایت سنن نسائی کی پیش کی گئی جس میں خارجی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی، اس روایت میں آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق غیبی خبر بھی بتائی (جس علم غیب کے نجدی منکر ہیں) پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((**یخرج فی اٰخر الزمان قوم کان ھذامنھم یقرؤون القرآن لایجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیة سیماھم التحلیق لایزالون یخرجون حتٰی یخرج اخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم شرا لخلق وا لخلیقة**)) ترجمہ: پھر فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، یہ بھی ان میں سے ہے، جو قرآن بہت پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے، ان کی علامت سر منڈانا ہے، یہ نکلتے ہی رہیں گے حتی کہ انکا آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا، تو جب تم ان سے ملو تو جان لو کہ یہ بد

ترین مخلوق ہے۔

(سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، جلد 7، صفحہ 119، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

خارجیوں کا فتنہ وفساد پھیلانا

یہ پیشین گوئی اس دور سے لے کر آج تک پوری ہو رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بچے ہوئے خارجیوں نے پھر لوگوں میں فتنہ پھیلانا شروع کیا، ان کا لیڈر مستورد بن علفہ خارجی تھا، انہوں نے آپس میں مشورے کرنے شروع کئے، لوگوں کو یہ ذہن دیا کہ موجودہ لوگ گمراہ ہیں ان کے خلاف جہاد کرو، اپنے بزرگوں کے پاس جنت میں جانے کی تیاری کرو، جب پکڑے جاتے تو کہتے ہیں ہم قرآن سیکھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ تاریخ طبری میں ہے جب خارجی کاروائی کرنے کے لئے آپس میں مشورے کر رہے تھے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے متعلق خبر پہنچی آپ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے انہیں پکڑا'' ((**فقال لهم المغيرة ما حملكم على ما أردتم من شق عصا المسلمين؟ فقالوا اما أردنا من ذلک شيئا، قال بلى، قد بلغني ذلک عنكم، ثم قد صدق ذلک عندى جماعتكم، قالوا له أما اجتماعنا فى هذا المنزل فان حيان ابن ظبيان أقرأنا القرآن، فنحن نجتمع عنده فى منزله فنقرأ القرآن عليه فقال اذهبوا بهم إلى السجن**)) ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم لوگوں نے مسلمانوں میں تفریق پھیلانے کا کیا ارادہ کیا ہے؟ خارجیوں نے کہا ہم نے کوئی ایسا ارادہ نہیں کیا، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ تک تمہارے متعلق یہی خبر پہنچی ہے اور تمہارے اس اجتماع کو دیکھ کر اس خبر کی سچائی ثابت ہو گئی، خارجیوں نے کہا ہم اس جگہ اس

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ حیان بن ظبیان ہمیں قرآن سیکھاتا ہے اور ہم اس کے پاس جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قید کر دیا۔

(تاریخ الطبری ،الجزء الخامس ،سنة ثلاث وأربعين،جلد5،صفحہ 182،دار التراث ،بیروت)

اس کے بعد بھی خارجی بار بار مسلمانوں کو گمراہ کہہ کر اس پر جہاد کرتے رہے۔ اور موجودہ گمراہ خارجی نسل کے نجدی لوگ اسی طرح مسلمانوں کا Brain Wash کرتے ہیں ،اجتماع مقرر کر کے وہاں گمراہ کن تقریریں کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ ظاہر کرواتے ہیں کہ ہم قرآن وسنت اور توحید کی تعلیم دے رہے ہیں۔ان کی یہ گمراہ کن تعلیم اور ان کی عبادتوں کے دھوکے سے بچنے کا کہا گیا ہے۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے((عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، **أنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم، وصيامكم مع صيامهم، وعملكم مع عملهم، ويقرء ون القرآن لا يجاوز حناجرهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية**)) ترجمہ:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک گروہ ایسا نکلے گا جس کی نمازوں ،روزوں اور اعمال کے سامنے تم اپنی نمازوں،روزوں اور اعمال کو حقیر جانو گے۔وہ قرآن بہت پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا،اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

(صحيح البخاری،کتاب فضائل القرآن ،باب إثم من راء ى بقراء ة القرآن أو تأكل به أو فخر به ،جلد6،صفحہ197،دار طوق النجاة)

حدیث پاک میں خارجیوں کی بیان کی گئی نشانی

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ان کی نشانی یہ بتائی((**يقتلون أهل**

الإسلام ويدعون أهل الأوثان)) ترجمہ:اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ (صحيح البخاری،کتاب احادیث الانبیاء ،جلد4،صفحہ137،دار طوق النجاة)

آج یہ بھی نشانی واضح ہے۔نجدیوں کی کتب دیکھ لیں ہر تیسری چوتھی کتاب شرک کے موضوع پر ہے، ہر تقریر شرک و بدعت پر ہے۔ان عقائد کے سبب یہ خود قابلِ گرفت ہیں چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے ان کے متعلق فرمایا((**لئن أنا أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد**)) ترجمہ:اگر میں ان کو پاؤں تو ضرور انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں۔

(صحيح البخاری،کتاب احادیث الانبیاء ،جلد4،صفحہ137،دار طوق النجاة)

ایک اور حدیث پاک میں ہے((**فأينما لقيتموهم فاقتلوهم، فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة**)) ترجمہ:تم جہاں انہیں پاؤ قتل کرو کہ بے شک ان کا قتل کرنا قیامت والے دن بہت اجر کا باعث ہوگا۔

(صحيح البخاری،کتاب المناقب ،باب علامات النبوة في الإسلام،جلد4،صفحہ200،دار طوق النجاة)

لیکن عوام کو اجازت نہیں کہ وہ اس طرح قتل و غارت کریں بلکہ صاحب اقتدار لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایسے عقائد رکھنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کریں تاکہ فتنہ وفساد نہ ہو،لیکن ہمارے یہاں حال اس کے الٹ ہے بدمذہب اپنے ہم مذہب سرکاری ملازموں کی مدد سے اہل سنت کے علماء کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، اگر تاریخی کتب کا مطالعہ کریں تو یہ واضح طور پر پڑھنے کو ملتا ہے کہ جو بھی بادشاہ ہوتا تھا وہ چاہے جتنا مرضی عیاش و بے دین ہوتا تھا وہ خارجیوں کو ضرور قتل کرتا تھا کہ یہ فتنہ وفساد نہ پھیلا سکیں، جب ہماری عوام اور لیڈروں نے ان کے فتنوں کو سمجھنا اور انہیں ختم کرنا چھوڑ دیا تو فرقہ واریت اور وہی جہاد کے نام پر قتل و غارت عام ہوگئی، آج بھی کسی بدمذہب کے خلاف کوئی سنی عالم بولے،ان کے عقیدے کے متعلق لوگوں کو بتائے تو کم علم لوگ اچھا نہیں سمجھتے اور اسے فرقہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

واریت کہتے ہیں جبکہ بدمذہب سرعام اسپیکروں میں سنیوں کو مشرک کہہ رہے ہوتے ہیں کوئی منع نہیں کرتا،علمائے کرام کے علاوہ صوفیاءکرام جن میں حضور داتا سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں،ان کی کتب کا مطالعہ کریں تو بالکل واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے دور کے بدمذہبوں اور ملحدوں کے خلاف لکھتے آئے ہیں۔

خارجیوں کا مدینہ شریف کے مسلمانوں کا قتل عام کرنا

128ہجری میں ابوحمزہ نامی خارجی نے پھر مسلمانوں کے خلاف جہاد کے لئے لوگوں کو ابھارا اور مکہ اور مدینہ پر حملہ کیا اور مدینہ شریف کے بے شمار مسلمانوں کا قتل عام کیا، پھر یہ ابوحمزہ خارجی مدینہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چڑھا اور جہاد کی باطل تعریف ومفہوم بیان کیا، پھر خارجیوں کی بُری عادت کی طرح وہی کفر وشرک کے فتوے دیئے چنانچہ تاریخ الطبری میں ہے”حدثنی العباس قال قال هارون حدثني جدی أبو علقمة، قال سمعت أبا حمزة على منبر رسول الله يقول:من زنى فهو كافر ومن شك فهو كافر، ومن سرق فهو كافر، ومن شك أنه كافر “ترجمہ:ابوعلقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمزہ کو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ کہتے ہوئے سنا جو زنا کرے وہ کافر ہے اور جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔جو چوری کرے وہ کافر ہے اور جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(تاریخ الطبری،الجزء السابع،سنه ثلاثين و مائة،جلد7،صفحه397،دار التراث ،بیروت)

آج بھی اکثر جاہل نجدی جن کو استنجاء کرنے کا صحیح طریقہ نہیں آتا ہوگا،وہ اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ بات بات پر مسلمانوں کو مشرک کہہ رہے ہوتے ہیں،اس طرح مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنے والوں کا اپنا ایمان خطرے میں ہوتا ہے۔حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں((ایما امرء قال لاخيه كافر فقدباء بها احدهما ان كان كما قال والا رجعت عليه)) ترجمہ:جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو اُن دونوں میں ایک پر یہ بلاضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

(مسلم شریف،کتاب الایمان،جلد1،صفحه79،دار إحياء التراث العربي ،بیروت)

جو گروہ پوری امت کو کافر ومشرک اور گمراہ قرار دے وہ خود گمراہ ہے ۔مسند احمد، بخاری، مسلم ،ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((إذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم)) ترجمہ:جب تو کوئی یوں کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

(مسلم شریف،کتاب البر والصلة والآداب،جلد4،صفحه2024،دار إحياء التراث العربي ،بیروت)

خارجیوں کا اعتقاد کہ جو ہمارے جیسا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کافر ہے

خارجی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جو ہمارے اس عقیدے کا مخالف ہو وہ بھی مشرک ہے جو لڑائی میں ہمارے ساتھ نہ ہو وہ کافر ہے،تاریخ طبری میں بہت بڑے خارجی شبیب کا تذکرہ ہے جس نے کئی مسلمانوں کو قتل کیا۔شبیب سے صالح بن مسرح کہتا ہے”یا أمير المؤمنين، كيف ترى في السيرة في هؤلاء الظلمة؟ أنقتلهم قبل الدعاء،أم ندعوهم قبل القتال؟ وسأخبرك برأيي فيهم قبل أن تخبرني فيهم برأيك، أما أنا فأرى أن نقتل كل من لا يرى رأينا قريبا كان أو بعيدا “ترجمہ:اے امیر المومنین آپ کی کیا رائے ہے ہمیں اس رات میں جنگ کے لئے روانہ ہو جانا چاہئے؟ اور قبل اس

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کے کہ ہم انہیں حق کی دعوت دیں یا انہیں قتل کر ڈالیں یا اتمام حجت کے لئے انہیں دعوت دیں، قبل اس کے کہ اس معاملہ میں آپ کوئی رائے دیں میں اپنی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ہمارے عقائد و خیالات کو نہ مانے ہمیں اس قتل کر ڈالنا چاہئے چاہے وہ ہمارا قریبی رشتہ دار ہو یا غیر ہو۔

(تاریخ الطبری،الجزء السادس،سنه ست و سبعین ،جلد6،صفحه219،دار التراث ،بیروت)

ابنِ عبدالوہاب نجدی

خارجیوں کے فتنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور سے جاری رہے، یہ سب فتنے نجد میں آ کر ضم ہو گئے، جب مشرکین مکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے تو اس وقت شیطان شیخ نجدی کے روپ میں آیا اور ان کو مشورے دیئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور مبارک میں سب سے آخر جس قبیلہ نے اسلام قبول کیا وہ نجد کا قبیلہ تھا اور آپ کے ظاہری وصال کے بعد سب سے پہلے جو قبیلہ اسلام سے پھرا وہ بھی نجد تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں لشکر مرتدوں کی سرکوبی کے لئے یہاں بھیجا تھا، یہ شکست پانے کے بعد دوبارہ مسلمان ہو گئے تھے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ مسلیمہ بن کذاب جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا وہ بھی نجد سے تھا۔

پھر اٹھارہویں صدی کے اوائل میں ایک فتنہ ابنِ عبدالوہاب نجدی نے اٹھایا جو آج تک جاری ہے۔ المختصر یہ کہ نجد شروع سے لے کر اب تک فتنوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کے متعلق فرمایا ((هناک الزلزال والفتن وبها یطلع قرن الشیطان)) ترجمہ: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا

سینگ۔

(صحیح بخاری ، کتاب الجمعة،باب ما قیل فی الزلازل والآیات، جلد2،صفحه33،دار طوق النجاة)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ابنِ عبدالوہاب خارجی نجد میں پیدا ہوا جس کی وجہ سے اسے نجدی کہا گیا، یہ نہ صرف خارجی نظریات پر تھا بلکہ ساری زندگی ان نظریات کو آگے پھیلانے میں مصروفِ عمل رہا، دیگر خارجیوں کی طرح اس کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ جو میرے جیسا اعتقاد نہیں رکھتا وہ کافر ہے، ابنِ عبدالوہاب نجدی کے ان عقائد کی وجہ سے اسے جلا وطن کر دیا گیا، ابنِ عبدالوہاب نجدی نے علمائے مدینہ سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی، جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ابن مسعود نامی ایک حاکم جو داریہ نجد کے ہمسایہ حکمران تھا اس کے خیالات سے متفق ہو گیا رفتہ رفتہ شیخ نجدی امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گیا، دونوں نے مل کر ترک مسلمانوں کے خلاف جنگ کی اور 1765ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا، اس سال محمد مسعود کا انتقال ہوا اور اس کا بیٹا عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا، امیر عبدالعزیز کے عہد میں نظام حکومت براہ راست محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نگرانی میں آ گیا، 1792ء میں ابن عبدالوہاب کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہا نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگرانی رہے، اس نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا، ابن عبدالوہاب کے انتقال کے بعد بھی اس کے پیروکاروں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آ گیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ نورالدین و صلاح الدین ایوبی رحمہا اللہ کے بعد انگریز اور دوسرے دشمنانِ اسلام ترکوں کی قوت و طاقت سے لرزہ براندام تھے، لیکن ترکوں کو بہر

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جانب جنگوں نے گھیر رکھا تھا، ترکوں کی انہی دشمنوں میں مصروفیت سے فائدہ اٹھا کر نجدیوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایۂ تخت درعیہ نامی جگہ کو قرار دیا، اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کردی، مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا، مسجد نبوی کے خزانوں کو لوٹ لیا، حرمین طیبین پر قبضہ کرلیا، صحابہ کرام وصحابیات کی قبروں کو ختم کر دیا، مقدس مقامات کو گرادیا۔

ترک حکمران جلد ہی نجدی عقائد اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہوگئے اور انہوں نے نجدیوں کی سرکوبی کے لئے مصر کے محمد علی پاشا سے مدد مانگی محمد علی پاشا نے 1816ء میں اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کی زیر کمان ایک فوجی مہم نجدیوں کے خلاف روانہ کی اور 1818ء میں ابراہیم پاشا نے نجدیوں کو شکست دی۔

نجدیوں کی اس طرح حرمین شریفین پر قتل و غارت پر کلام کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار، کتاب الجہاد، باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج میں فرماتے ہیں ''کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجدو تغلبوا علی الحرمین و کانو ینتحلون مذھب الحنابلة لکنھم اعتقد وا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقاد ھم مشرکون واستباحوابذلك قتل اھل السنة وقتل علمائھم حتی کسر اللّٰہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثالث وثلثین و مائتین والف ''ترجمہ: یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین محترمین پر غلبہ حاصل کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ

مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کیے اور لشکرِ مسلمین کو ان پر فتح بخشی۔

(ردالمحتار کتاب الجہاد ،باب البغاۃ، جلد4، صفحہ262، دارالفکر، بیروت)

سیدّی احمد زین دحلان مکی قدس سرہ نے اپنی کتاب مستطاب درر سنیہ میں اس طائفہ بے باک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا، یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور ''قال رضی اللہ تعالٰی عنه ھؤلاء القوم لایعتقدون موحدا الامن تبعھم کان محمد بن عبدالوھاب ابتدع ھذہ البدعة،وکان اخوہ الشیخ سلیمٰن من اھل العلم فکان ینکرعلیه انکارا شدید افی کل یفعله اویامربه فقال له یوما کم ارکان الاسلام؟ قال خمسة،قال انت جعلتھا ستة،السادس من لم یتبعك فلیس بمسلم،ھذا عندك رکن سادس للاسلام ،وقال رجل اٰخریوما کم یعتق اللّٰہ کل لیلة فی رمضان ؟ قال مائة الف،وفی اٰخرلیلة یعتق مثل ما اعتق فی الشھرکله؟ فقال له لم یبلغ من اتبعك عشرعشر ماذکرت فمن ھٰؤلاء المسلمون الذین یعتقھم اللّٰہ وقدحصرت المسلمین فیك وفیمن اتبعك فبھت الذی کفر، فقال له رجل اٰخر ھٰذا الدین الذی جئت به متصل ام منفصل فقال حتی مشایخی و مشایخھم الٰی ستمائة سنة کلھم مشرکون فقال الرجل اذن دینك منفصل لا متصل فعمن اخذته قال وحی الھام کالخضر ومن مقابحه انه قتل رجلا اعمٰی کان مؤذنا صالحاذا صوت حسن نھاہ عن الصلوۃ علی النبی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فامربقتله فقتل ثم قال ان الربابة فی بیت الخاطئة یعنی الزانیة اقل اثما ممن ینادی بالصلوٰة علی النبی(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فی المنائر،وکان یمنع اتباعه من مطالعة کتب الفقه واحرق کثیرا منها واذن لکل من اتبعه ان یفسرالقرآن بحسب فهمه حتی همج الهمج من اتباعه فکان کل واحد منهم یفعل ذلك ولوکان لایحفظ القرآن ولا شیئاً منه فیقول الذی لایقرؤ منهم لا خریقرؤاقرأ علی حتی افسرلك فاذا قرأ علیه یفسره له برایه وامرهم ان یعملوا ویحکموابما یفهمونه فجعل ذلك مقدماعلی کتب العلم ونصوص العلماء وکان یقول فی کثیر من اقوال الائمة الاربعة لیست بشئی وتارة یتستر ویقول ان الائمة علی حق ویقدح فی اتباعهم من العلماء الذین القوا فی مذهب الاربعة وحرروها ویقول انهم ضلوا واضلوا، وتارة یقول ان الشریعة واحدة فما لهؤلاء جعلوها مذاهب اربعة هذا کتاب اللّٰه وسنة رسوله صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتعمل الا بهما کان ابتداء ظهورا مره فی الشرق، وهی فتنة من اعظم الفتن کانوا اذا اراد احد ان یتبعهم علی دینهم طوعاً اوکرهاً یامرونه بالاتیان بالشهادتین اولا ثم یقولون له اشهد علی نفسك ان کنت کافراواشهد علی والدیك انهما ماتاکافرین واشهد علی فلان وفلان ویسمون له جماعة من اکابر العلماء الماضین فان شهدوا بذلك قبلوهم والا امروابقتلهم وکانوا یصرحون بتکفیر الا مة من منذست مائة سنة،و اول من صرح بذلك محمد بن عبدالوهاب فتبعوه فی ذلك،وکان یطعن فی مذاهب الائمة واقوال العلماء ویدعی الانتساب الی مذهب الامام احمد رضی اللہ تعالی

عنه کذبا وتسترا وزوراوالا مام احمد برء منه واعجب من ذلك انه کان یکتب الی عماله الذین هم من اجهل الجاهلین اجتهدوا بحسب فهمکم ولا تلتفتوا لهذه الکتب فان فیها الحق والباطل وکان اصحابه لایتخذون مذهباً من المذاهب بل یجتهدون کما امرهم ویتسترون ظاهرا بمذهب الامام احمد ویلبسون بذلك علی العامة،فانتدب للرد علیه علماء المشرق والمغرب من جمیع المذاهب،ومن منکراته منع الناس من قراء ة مولدالنبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم ومن الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی المنائر بعد الاذان، ومنع الدعاء بعد الصلوة وکان یصرح بتکفیر المتوسل بالانبیاء والاولیاء وینکرعلم الفقه ویقول ان ذلك بدعة ''ترجمہ: شیخ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہِ ابنِ عبدالوہاب اپنے چیلوں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے، محمد بن عبدالوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا، اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہ اہل علم سے تھے اس پر ہر فعل وقول میں سخت انکار فرماتے، ایک دن اس سے کہا اسلام کے رکن کتنے ہیں؟ بولا: پانچ، فرمایا تو نے چھ کردیئے، چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں، یہ تیرے نزدیک اسلام کا رُکن ششم ہے اور ایک صاحب نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے؟ بولا ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے، ان صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ رمضان میں آزاد فرماتا ہے؟ تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں، اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا، ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متصل ہے یا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

منفصل؟ بولا خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سو برس تک سب مشرک تھے، کہا تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی، اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز موذن کو منع کیا کہ تو منارہ پر اذان کے بعد صلوۃ نہ پڑھا کر، انہوں نے نہ مانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھی اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کرادیا کہ رنڈی کی چھوکری اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر باآواز بلند نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے والا ہے۔ یہ ابنِ عبدالوہاب نجدی اپنے پیروؤں کو کتبِ فقہ دیکھنے سے منع کرتا، فقہ کی بہت سی کتابیں جلادیں اور انہیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے، یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ اس کے پیروؤں کا ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی، جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سنا میں اس کی تفسیر بیان کروں، وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑتا۔ پھر انہیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی تمہاری اپنی اٹکل میں آئیں انہیں پر عمل کرو اور انہیں پر مقدمات میں حکم دو اور انہیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو، آئمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض ہیچ و پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کر جاتا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جو ان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کر گئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تلخیص کو گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کر گئے، کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہاء کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کر دیئے یہ قرآن و حدیث موجود ہیں ہم تو انہیں پر عمل کریں گے، مشرق میں اس کے مذہب جدید سے ظہور کیا اور یہ فتنہ عظیم فتنوں سے ہوا، جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبراً ابنِ عبدالوہاب کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے

پہلے کلمہ پڑھواتا پھر کہتا خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر آئمہ سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتا ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے، پھر اگر اس نے گواہیاں دے لیں جب تو مقبول ورنہ اسے قتل کر دیتا اور صاف کہتا کہ چھ سو برس سے ساری امت کافر ہے، اول اس کی تصریح اسی ابنِ عبدالوہاب نے کی پھر اس کے سارے چیلے یہی کہنے لگے، وہ آئمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے حنبلی ہونے کا ادعا رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے انہیں لکھ بھیجتا کہ اپنی سمجھ کے موافق اجتہاد کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و باطل سب کچھ ہے، اس کے ساتھ لامذہب تھے اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بنتے اور بظاہر جاہلوں کے دھوکا دینے کو مذہب امام احمد کی ڈھال رکھتے، یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رد پر کمر بستہ ہوئے۔ اس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد مناروں پر حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء و اولیاء سے توسل کرنے والوں کو صراحۃً کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا۔

(الدررالسنیہ ،صفحہ39تا53،المکتبۃ الحقیقیۃ، استنبول ترکی ،ماخوذ از فتاوٰی رضویہ)

پہلی عالمی جنگ کے دوران نجدیوں نے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لئے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد و حمایت سے اپنی مہم کا آغاز کیا 1918ء میں ترکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسر اقتدار آ گئے۔ پھر 1924ء میں امیر نجد ابن سعود نے مکہ پر اور 1925ء میں مدینہ پر حملہ کر کے نجد و حجاز

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کی بادشاہت کا اعلان کر دیا اور مملکت کا نام سعودی عرب رکھا، جب نجدیوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر گولہ باری اور گولیاں چلائیں۔

یہاں سے حجاز پر سعودی نجدیوں کے دور کا آغاز ہوا جو اب تک جاری ہے، تب سے لے کر آج تک نجدی مزارات صحابہ و مقدس مقامات کو ختم کرنے میں سرگرم ہیں، ان سے پہلے ترک مسلمانوں نے جو تاریخی مقدس مقامات کو بڑی حفاظت و عقیدت سے رکھا تھا نجدیوں نے ان کو ختم کر دیا، یہاں تک کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ نجدیوں نے گنبد خضریٰ کو بھی ختم کرنا چاہا تھا اور جو لوگ اسے شہید کرنے کے لئے اوپر چڑھے ان میں سے دو گر کر مر گئے، پھر نجدیوں نے شہید کرنے کی کوشش کو چھوڑ دیا۔

ابنِ عبدالوہاب نجدی خارجی کے چیلوں کی برصغیر میں فتنہ انگیزیاں

یہی ابنِ عبدالوہاب نجدی خارجی کے چیلے برصغیر آئے اور پھر کفر و شرک کی مشینیں چلانا شروع کر دیں، بات بات پر مسلمانوں کو مشرک کہنا شروع کر دیا، مزارات پر جانا، یارسول اللہ کہنا، اولیاء کی تعظیم، سب کو شرک ثابت کیا اور اس پر وہی خارجی طرز والے باطل استدلال کئے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ان خارجی نجدیوں پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یا معشر المسلمین یہ فرقہ غیر مقلدین کہ تقلید ائمہ دین کے دشمن اور بیچارہ عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں، مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں ائمہ وہدی کو احبار و رہبان ٹھہرائیں، سچّے مسلمانوں کو کافر مشرک بنائیں، قرآن و حدیث کی آپ سمجھ رکھنا، ارشاداتِ ائمہ کو جانچنا پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں، بے راہ چل کر، بیگانہ مچل کر، حرامِ خدا کو حلال کر دیں حلالِ خدا کو حرام کہیں، ان کا بدعتی بدمذہب گمراہ بے ادب ضال مضل غوی مبطل ہونا نہایت جلی واظہر۔۔۔۔اصل اس گروہ ناحق پژدہ کی نجد سے نکلی، صحیح

بخاری شریف میں ہے ((عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما **قال ذکر النبی** صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم **فقال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللّٰہ وفی نجدنا قال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللّٰہ وفی نجدنا فاظنّہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلزال والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان))** نافع سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی الٰہی! ہمارے لئے برکت دے ہمارے شام میں، ہمارے لئے برکت رکھ ہمارے یمن میں، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نجد میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ وہی دُعا کی الٰہی! ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی! ہمارے لیے برکت بخش ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نجد میں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا سینگ۔

اس خبرِ صادق مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق ابنِ عبدالوہاب نجدی کے پسر و اتباع نے بحکم آنکہ ''پدر اگر نتواند پسر تمام کند'' (باپ اگر نہ کر سکا تو بیٹا تمام (مکمل) کر دے گا) تیرھویں صدی میں حرمین شریفین پر خروج کیا اور ناکردنی کاموں ناگفتنی باتوں سے کوئی دقیقہ زلزلہ و فتنہ کا اُٹھا نہ رکھا ﴿**وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون**﴾ اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ حاصل اُن کے عقائد زائغہ کا یہ تھا کہ عالم میں وہی مشت ذلیل موحد مسلمان ہیں باقی تمام مومنین معاذ اللہ مشرک۔ اسی بناء پر انھوں نے حرمِ خدا و حریمِ مصطفیٰ علیہ افضل

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الصلوٰۃ والثناء کو عیاذاً باللہ دارالحرب اور وہاں کے سُکّانِ کرام ہمسائیگانِ خدا و رسول کو (خاکم بدہانِ گستاخاں) کافر و مشرک ٹھہرایا اور بنامِ جہاد و خروج کر کے لوائے فتنہ عظمٰے پر شیطانیت کبریٰ کا پرچم اُڑایا۔۔۔

غرض یہ فتنہ شنیعہ وہاں سے مطرود اور خدا و رسول کے پاک شہروں سے مدفوع و مردود ہو کر اپنے لئے جگہ ڈھونڈتا ہی تھا کہ نجد کے ٹیلوں سے اس دارالفتن ہندوستان کی نرم زمین اسے نظر پڑی، آتے ہی یہاں قدم جمائے، بانیٔ فتنہ نے کہ اس مذہب نامہذب کا معلم ثانی ہوا وہی رنگ آہنگ کفر و شرک پکڑا کہ ان معدودے چند کے سوا تمام مسلمان مشرک، یہاں یہ طائفہ بحکم ﴿**اَلَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا**﴾ (وُہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں جُدا جُدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے) خود متفرق ہو گیا ایک فرقہ بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتا رہا دوسرے نے "قدمِ عشق پیشتر بہتر" (عشق کا قدم آگے بڑھانا ہی بہتر ہے) کہہ کر اسے بھی بالائے طاق رکھا، چلئے آپس میں چل گئی وہ انھیں گمراہ یہ اُنھیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفتِ ہلسنت و عداوت اہلِ حق میں پھر ملت واحدہ رہے، ہر چند ان اتباع نے بھی تکفیر مسلمین میں اپنی چلتی گئی نہ کی لیکن پھر کلام الامام امام الکلام (امام کا کلام، کلام کا امام ہوتا ہے) ان کے امام و بانی و ثانی کو شرک و کفر کی وہ تیز و تند چڑھی کہ مسلمانوں کے مشرک کافر بنانے کو حدیث صحیح مسلم ((**لا یذهب اللیل و النهار حتی یعبد اللات و العزّی (الٰی قوله) یبعث اللّٰه ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الٰی دین اٰبائهم**)) مشکوٰۃ کے باب "لا تقوم الساعة شرار الناس" سے نقل کر کے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جمادی جس میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزّٰی کی پھر سے پرستش نہ ہو اور وُہ یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اُٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا، جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔ اس حدیث کو نقل کر کے صاف لکھ دیا سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا (یعنی وہ ہوا چل گئی۔) انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

ہوش مند نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ اگر یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی تو واجب ہُوا کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام و نشان باقی نہ ہو بھلے مانس اب تُو اور تیرے ساتھی کدھر بچ کر جاتے ہیں؟ کیا تمھارا طائفہ دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے؟ تم سب بھی انہیں شرار الناس و بدترین خلق میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان کا نام نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں، سچ آیا حدیث مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ((**حبک الشیء یعمی و یصم**)) شئی کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دے گی۔

شرک کی محبت نے اس ذی ہوش کو ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا۔ غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار ہو جائے اور اس بیباک چالاک کی نہایت عیاری یہ ہے کہ اُسی مشکوٰۃ کے اُسی " باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس " میں اسی حدیث مسلم کے برابر متصل بلا فصل دوسری حدیث مفصل۔ اسی صحیح مسلم کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وُہ موجود تھی جس سے اس حدیث کے معنی واضح ہوتے اور اُس میں صراحۃً ارشاد ہوا تھا کہ یہ وقت کب آئے گا اور کیونکر آئے گا اور آغازِ بُت پرستی کا منشا کیا ہوگا؟۔۔۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

واقعی یہ لوگ اُن پُرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک بقیہ و یادگار ہیں وہی مسئلے وہی دعوے وہی انداز وہی وتیرے، خارجیوں کا داب تھا، اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابندِ شرع جانتے، پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعویٰ عجب دام درسبزہ تھا مسلک وہی کہ ہمیں مسلمان ہیں باقی سب مشرک، یہی رنگ ان حضرات کے ہیں آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزم خبیث، پھر ان کے اکثر مکلبین ظاہری پابندی شرع میں خوارج سے کیا کم ہیں؟ اہلسنّت کان کھول کر سُن لیں دھوکے کی پٹّی میں شکار نہ ہو جائیں، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ((**تحقرون صلاتکم مع صلاتهم وصیامکم مع صیامهم وعملکم مع عملهم**)) تم حقیر جانو گے اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے اور اپنے روزے ان کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال کو اُن کے اعمال کے مقابل۔

بااینہمہ ارشاد فرمایا ((**ویقرء ون القراٰن لایجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة**)) رواه البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اعمال پر ان کا یہ حال ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے پر گلوں سے تجاوز نہ کرے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اسے بخاری و مسلم دونوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔۔۔''

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ656، رضافائونڈیشن، لاہور)

ان نجدیوں کی ہر دور میں یہی کوشش کر رہی ہے کہ مکہ مدینہ پر ان تسلط ہو جائے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کئی مرتبہ ان مقدس شہروں پر قتل وغارت کی اور موجودہ دور میں بھی نجدی حرمین شریفین پر اپنا تسلط جمائے بیٹھے ہیں اور مزارات کو شہید کر رہے ہیں اور ساری

دنیا کے مسلمانوں کو مشرک وبدعتی ثابت کرنے کیلئے خوب کتابیں لکھ رہے ہیں، حرمین شریفین میں مسلمان کسی چیز کی تعظیم کرے تو فوراً نجدی شُرطے شرک شرک کہنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے پوری دنیا میں یہ چند جاہل ہی توحید پرست ہیں باقی سب مشرک ہیں۔

المختصر یہ کہ اگر احادیث اور مستند تاریخی کتب کا مطالعہ کریں تو یہ خارجی نجدی فرقہ بہت زیادہ فتنہ انگیز رہا ہے۔ ان کی انہیں بُری حرکتوں کی وجہ سے حدیث پاک میں ان کو جہنم کے کُتے قرار دیا چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے ((عن ابن أبی أوفی، **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الخوارج کلاب النار**)) ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خارجی جہنم کے کُتے ہیں۔ (سنن ابن ماجه، باب فی ذکر الخوارج، جلد1، صفحه61، دار إحیاء الکتب العربیة)

باب دوم: مزار اور مندر میں فرق

جیسا کہ آپ نے جانا کہ یہ نجدی خارجی شروع سے ہی فتنے باز رہے ہیں، مزار کو مندر ثابت کرنے کی مذموم کوشش ان کا نیا فتنہ ہے۔ درحقیقت نجدیوں میں کوئی ولی نہیں ہوا، ہو بھی کیسے جب یہ تصوف ہی کے منکر ہیں، جب ان کے نزدیک اولیاء اللہ کی کرامات جھوٹی کہانیاں ہیں، جب ان کے نزدیک بت اور صاحب مزار میں کوئی فرق نہیں، جب ان میں روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں، تو ظاہری بات ہے دل سخت ہوگا، جب دل سخت ہوگا تو پھر مسلمانوں کو مشرک سمجھنا گناہ نہیں لگے گا۔ خارجیوں کا مشہور لیڈر شبیب جس نے ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا، جب وہ ڈوب کر مرا تو اس کا دل دیکھا گیا تو پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا چنانچہ تاریخ طبری میں ہے۔ ابو یزید السکسکی سے مروی ہے ''وأصبحنا فطلبنا شبیبا حتی استخرجناه وعلیه الدرع، فسمعت الناس یزعمون أنه شق بطنه فأخرج

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قلبه، فكان مجتمعا صلبا كأنه صخرة، وإنه كان يضرب به الأرض فيثب قامة إنسان، فقال سفيان احمدوا الله الذي أعانكم فأصبح عسكرهم في أيدينا '' ترجمہ: صبح کو ہم نے شبیب کی تلاش شروع کی اور اسے دریا سے نکال لیا، شبیب کے جسم پر زرہ تھی، لوگ یہ بھی بیان کرتے تھے کہ اس کا پیٹ شق ہو گیا اور اس کا دل نکال کر دیکھا گیا تو وہ پتھر کی طرح نہایت ہی سخت اور ٹھوس تھا، جب زمین پر مارتے تھے تو سختی کی وجہ سے گیند کی طرح انسان کے قد کے برابر اچھل جاتا تھا، اس پر ابوسفیان نے کہا کہ اس خدائے پاک کا شکر ادا کرو جس نے تمہاری اعانت کی۔ پھر اس کے لشکر گاہ پر ہم نے قبضہ کر لیا۔ (تاریخ الطبری،الجزء السادس،سنه سبع و سبعين ،جلد6،صفحه282،دار التراث ،بیروت)

ہزاروں عاشقان رسول کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ جس نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی زیارت کی، کوئی اور خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر نہیں آسکتا چنانچہ بخاری شریف کی حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((من رآنی فی المنام فقد رآنی، فإن الشيطان لا يتخيل)) ترجمہ: جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھ ہی کو دیکھا، چونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

(صحیح بخاری ،کتاب التعبیر،باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام،جلد9،صفحه33،دار طوق النجاة)

چونکہ نجدی گستاخ ہونے کے سبب زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہیں اس لئے انہوں نے احادیث و مستند واقعات کے باوجود خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناممکن کہہ دیا چنانچہ ایک نجدی نے لکھا ہے ''خوابوں میں دیدارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناممکن ہے۔''

(خوابوں میں دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت،صفحہ129،مکتبہ ،کراچی)

پیچھے جو غیبوں پر خبردار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خارجیوں کے متعلق فرمایا ((لا یزالون یخرجون حتی یخرج اخرهم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموهم شرا لخلق وا لخلیقة)) ترجمہ: یہ نکلتے ہی رہیں گے حتی کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا، تو جب تم ان سے ملو تو جان لو کہ یہ بدترین مخلوق ہے۔

(سنن نسائی ،کتاب تحریم الدم،من شہر سیفه ثم وضعه فی الناس،جلد 7،صفحه119،مکتب المطبوعات الإسلامية ،حلب)

خارجیوں کا دجّال کے ساتھ نکلنے میں یہ حکمت سمجھ آتی ہے کہ خارجیوں کا رب تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ درست نہیں، خارجی رب کے جسم کے قائل ہیں، کوئی خارجی کہتا ہے کہ رب تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، کوئی کہتا ہے رب تعالیٰ چوری کرسکتا ہے جیسا کہ ان کی کتب میں مذکور ہے، جب دجال نکلے گا تو احادیث کے مطابق وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بے شمار کرتب دکھائے گا جس سے لوگوں کا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ بخاری ومسلم کی حدیث پاک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((ألا أحدثكم حديثا عن الدجال، ما حدث به نبي قومه: إنه أعور، وإنه يجيء معه بمثال الجنة والنار، فالتي يقول إنها الجنة هي النار، وإني أنذركم كما أنذر به نوح قومه)) ترجمہ: کیا میں تم کو دجال کے متعلق وہ بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہ بتائی؟ وہ کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت دوزخ کی مثل لائے گا، جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی، اس سے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ (صحیح بخاری ،کتاب أحاديث الأنبياء ،جلد4،صفحه124،دار طوق النجاة)

نجدی خارجی چونکہ کرامات اولیاء کے منکر ہیں، جب دجال کو یہ سب کرتے دیکھیں گے تو اس کو خدا سمجھ کر اس کے پیرو کار ہو جائیں گے، لہذا نجدیوں کا مزارات کو مندر

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سمجھنا،تصوف کو بدعت سمجھنا ان کی سخت دلی اور گستاخی کا نتیجہ ہے۔اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کو دجال اور نجدیت سے محفوظ رکھے۔آمین۔

اب مزار اور مندر میں فرق واضح کیا جاتا ہے:

فرق نمبر 1۔مزارات پر حاضری سنتِ صالحین ہے

ایک اصول ہے کہ جب کسی چیز کو ناجائز چیز کی مثل قرار دیا جاتا ہے تو اس میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ جس کو ناجائز کی مثل کہا جارہا ہے خود قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو جیسے نماز جنازہ پڑھنا احادیث سے ثابت ہے،لہذا اب کوئی گمراہ یہ اعتراض نہیں کرسکتا کہ ہندو بھی بت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں اور مسلمان بھی مردے کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔خدا کو ہندو بھی مانتے ہیں لیکن سجدہ بت کو کرتے ہیں اور مسلمان قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

اب مزار کو مثل مندر کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ مزارات پر جانا سنت انبیاء علیہم السلام و سنت صالحین رحمہم اللہ ہے،قبرستان اور مزارات کی حقیقت بالکل یکساں ہے،درحقیقت مزار کا مطلب ہوتا ہے زیارت کرنے کی جگہ،یعنی کسی نبی علیہ السلام یا ولی اللہ کی قبر کو مزار کہہ دیا جاتا ہے کہ لوگ ان مقدس ہستیوں کی قبروں کی زیارت کو آتے ہیں۔مزارات پر جانا نہ صرف سنت صحابہ وصالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے اصحاب کی قبور پر تشریف لے جاتے تھے۔ابوداؤد شریف کی حدیث پاک ہے صحابی فرماتے ہیں **((خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد قبور الشهداء....وإذا قبور بمحنية قال قلنا يا رسول الله أقبور إخواننا هذه قال قبور أصحابنا فلما جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور إخواننا))** ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے ساتھ شہدا قبور پر تشریف لے جانے کے ارادے سے نکلے، جب وادی محنیہ کی قبروں پر پہنچے تو ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں اور جب شہداء کی قبور پر پہنچے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں۔

(سنن ابو داؤد، کتاب المناسك، زيارة القبور، جلد2،صفحہ18،المكتبة العصرية،بيروت)

مصنف ابن شیبہ اور مصنف عبدالرزاق میں ہے **((عن نافع قال كان ابن عمر إذا قدم من سفر أتى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا أبا بكر، السلام عليك يا أبتاه))** ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر آتے اور عرض کرتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو،اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر سلام ہو،اے میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر سلام ہو۔

(مصنف عبدالرزاق ،باب السلام على قبر النبي صلى الله عليه وسلم،جلد3،صفحہ 576،المكتب الإسلامی ،بیروت)

اس حدیث پاک میں جید صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روضہ مبارک پر حاضری دینا بھی ثابت ہوا اور یارسول اللہ کہنا بھی ثابت ہوا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ مسند عبدالرزاق میں لکھتے ہیں **((كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قبور الشهداء عند رأس الحول فيقول السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ، قال وكان أبو بكر وعمر وعثمان يفعلون ذلك))** ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدا کی قبور پر تشریف لاتے تو انہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

یوں سلام کرتے تھے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(مصنف عبد الرزاق ، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور ، جلد3، صفحہ573، المكتب الإسلامي ، بيروت)

دیکھیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے کہ وہ ہر سال شہدا کی قبور پر جایا کرتے تھے۔ جب یہ سنت سے ثابت ہوگیا تو پھر ہر سال عرس پر مزارات اولیاء کی حاضری کیسے ناجائز و شرک ہوگئی؟

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے روضہ مبارک پر حاضری کی تاکید کی اور اس پر بے شمار بشارتیں ارشاد فرمائیں:

حدیث 1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (سنن الدارقطني)

حدیث 2۔ جو میری زیارت کو آیا کہ اسے سوا زیارت کے کچھ کام نہ تھا مجھ پر حق ہوگیا کہ روزِ قیامت اس کا شفیع ہوں۔ (معجم كبير)

حدیث 3۔ جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی میں روزِ قیامت اپنے زائر کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔

(كتاب الضعفاء الكبير)

حدیث 4۔ جو مکہ جاکر حج کرے پھر میرے قصد سے میری مسجد میں حاضر ہو اس کے لئے دو حج مبرور لکھے جائیں۔ (مسند ابوداؤد الطيالسي)

چونکہ کفار کی عبادت گاہوں میں جانے سے منع کیا گیا ہے اگر مزار مثل مندر ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ خود اپنے غلاموں کی قبروں پر جاتے اور نہ اپنے روضہ مبارک پر حاضری کا ارشاد فرماتے، ان تمام روایات کے برعکس نجدی خارجیوں کے نزدیک حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے کی حاضری یا کسی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے سفر جائز نہیں چنانچہ نجدیوں کے فتاوی اسلامیہ میں ہے "لا يجوز السفر بقصد زيارة قبر النبي صلى الله عليه و سلم أو قبر غيره من الناس" ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی اور کی قبر کی زیارت کے لئے سفر جائز نہیں۔ (فتاوى إسلامية، جلد1، صفحہ79، دار الوطن ، الرياض)

نجدی لکھتا ہے: "محمد کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔"

(كتاب التوحيد محمد ابن عبدالوہاب ، صفحہ 124)

فرق نمبر 2۔ مزارات موضعِ حصولِ برکت اور مندر عبادت گاہ

مندر ہندوؤں کی عبادت گاہ ہے جبکہ مزارات عبادت گاہ نہیں بلکہ حصول برکت کا ذریعہ ہے، اولیاء اللہ کے مزارات سے برکتیں حاصل کرنا اَسلاف کا طریقہ کار رہا ہے چنانچہ اصحاب کہف کے متعلق قرآن پاک میں ہے ﴿**قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا**﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان (اصحابِ کہف کے مزار) پر مسجد بنائیں گے۔

(سورة الكهف، سورت18، آيت21)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے "يصلي فيه المسلمون و يتبرّكون بمكاهم" ترجمہ: ایک تو لوگ اس میں نماز پڑھیں گے دوسرا ان اولیاء کرام کے قرب کی وجہ سے برکتیں حاصل کریں گے۔

(روح البيان، في التفسير سورة الكهف، سورت18، آيت21، جلد5، صفحہ232، دار الفكر، بيروت)

اب بھی مزارات کے ساتھ جو مساجد بنائی جاتی ہیں انکی دلیل یہی آیت ہے۔

کتاب المدخل میں ہے "تحقق لذوی البصائر و الاعتبار ان زيارة قبور الصالحين

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

محبوبة لاجل التبرك مع الاعتبار فان بركة الصالحين جارية بعد مماتهم كما كانت فی حیاتهم ''ترجمہ: اہل بصیرت واعتبار کے نزدیک محقق ہو چکا ہے کہ قبور صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت وعبرت محبوب ہے کہ ان کی برکتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال بھی جاری ہیں۔

(المدخل ، جلد1،صفحہ249، دارالکتاب العربی، بیروت)

فرق نمبر3۔بتوں کی طرح مزارات کو سجدہ نہیں کیا جاتا

مندروں میں ہندو اپنے دیوتاؤں کی مورتیاں بناتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے اور سجدہ کرتے ہیں۔جیسے یہود ونصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ کرتے تھے،جس پر احادیث میں لعنت فرمائی گئی چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے((**لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم مُتَّخِذی المساجد على القبور**)) ترجمہ:رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے((**عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فی مرضه الذی لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد**)) ترجمہ:حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال کے قریب فرمایا اللہ عزوجل کی لعنت ہو یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الجنائز، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور--جلد1،صفحہ376،دار إحياء التراث العربی ،بيروت)

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے((**عن عائشة أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير لرسول الله صلى الله عليه وسلم**

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة)) ترجمہ:حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس کنیسہ کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصاویر تھیں،تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں میں جب کوئی صالح آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے وہ تصاویر انہیں لوگوں کی تھیں، وہ(سجدہ گاہ بنانے والے) قیامت والے دن اللہ عزوجل کے نزدیک مخلوق میں شریرترین ہونگے۔

(صحیح مسلم ، کتاب الجنائز، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور--جلد1،صفحہ375،دار إحياء التراث العربی ،بيروت)

مزارات میں نہ بت ہوتے ہیں نہ ہی مسلمانوں نے اولیاء اللہ کی قبور کو اپنا قبلہ بنا رکھا ہے بلکہ مسلمان نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ بخاری شریف کی شرح فتح الباری لابن رجب میں ہے((**لا تجعل قبری صنما يصلى إليه، ويسجد نحوه، ويعبد، فقد اشتد غضب الله على من فعل ذلك، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحذر أصحابه وسائر أمته من سوء صنيع الأمم قبلهم الذين صلوا فی قبور أنبيائهم ، واتخذوها قبلة ومسجدا ، كما صنعت الوثنية بالأوثان التی كانوا يسجدون إليها ويعظمونها ، وذلك الشرك الأكبر**)) ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو قبلہ نہ بناؤ کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اور اسے سجدہ وغیرہ اور اسکی عبادت کرو،اللہ عزوجل نے اس عمل پر شدید غضب فرمایا،حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الرضوان اور تمام امت کو اس بُری حرکت سے منع کیا، پچھلی امتیں اپنے انبیاء کی قبور پر نمازیں پڑھتے اور انہوں نے ان قبور کو مسجد وقبلہ بنا لیا جیسے بتوں میں سے قبر کو ایک بت بنا کر اس کی طرف سجدہ کرتے اور ان قبور کی (بطور عبادت) تعظیم کرتے اور یہ شرک اکبر ہے۔

(فتح الباری لابن رجب، کتاب الصلوٰۃ، جلد3،صفحہ246،مکتبۃ الغرباء الأثریۃ،المدینۃ النبویۃ)

فتاوی رضویہ اور دیگر سنی فتاوی جات میں یہ صراحت سے مسئلہ مذکور ہے کہ غیر خدا کو سجدہ کرنا پچھلی امتوں میں جائز تھا امت محمدیہ میں قبر ہو یا انسان ہو اس کو سجدہ کرنا مکروہ تحریمی اور اگر کوئی معاذ اللہ اسے معبود سمجھ کر کرے وہ مشرک ہے ۔مفتی محمد اجمل قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”ہماری شریعت میں سوائے خدا کے کسی کو سجدہ جائز نہیں ۔ فتاوی عالمگیری میں ہے ”ولا یجوز السجود الا للہ تعالیٰ“ لہذا اب کسی صاحب مزار کے لئے بخیال عزت وتحیۃ سجدہ کیا جائے تو وہ ناجائز وحرام ہے، اگر بہ نیت عبادت سجدہ کیا جائے تو وہ کفر وشرک ہے، بالجملہ مزارات بزرگانِ دین پر کسی نیت سے سجدہ کرنا جائز نہیں“

(فتاوی اجملیہ،جلد4،صفحہ117،شبیر برادرز،لاہور)

اگر کوئی جاہل کسی انسان یا قبر کو سجدہ کرتا ہے تو یہ اس کی اپنی جہالت ہے، یہ بھی نہیں ہوتا کہ مزاروں پر ہر کوئی سجدے ہی کر رہا ہوتا ہے، یہ نجدیوں نے لوگوں کو اہل سنت سے بدظن کرنے کے لئے مشہور کر رکھا ہے۔ مزار کے قریب جو نماز ادا کی جاتی ہے اس میں معاذ اللہ صاحب مزار کو سجدہ نہیں کیا جاتا بلکہ حصولِ برکت کے لئے مزار کے قریب نماز پڑھی جاتی ہے اور سجدہ رب تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے ”قلت لا یلزم من الصلاۃ علی قبرہ اتخاذہ مسجدا، ألا تری أنہم جوزوا أن یصلی عند قبور أھل العلم والأولیاء مع مزید اعتقاد العامۃ فی التعظیم لھم“ ترجمہ: میں نے کہا: قبر پر نماز پڑھنے سے قبر کا مسجد بنانا لازم نہیں آتا، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اہل علم، اولیاء کرام کے

مزارات کے قریب نماز پڑھنے کا جواز ہے، اس لئے کہ عام لوگوں میں ان بزرگوں کی زیادہ تعظیم کرنے کا اعتقاد ہو۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز، جلد3، صفحہ212، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فرق نمبر 4۔ بتوں سے مانگنا شرک اور صاحب مزار سے مانگنا شرک نہیں

ہندو بتوں کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرا کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں، رزق دینے کے لئے الگ بت کی عبادت کرتے ہیں، دشمن پر غلبہ پانے کے لئے الگ بت کی، اسی طرح مختلف امور کے لئے الگ الگ دیوتا ہیں۔ جبکہ مسلمان اولیاء اللہ کو ہرگز اللہ عزوجل کا شریک نہیں ٹھہراتے، بلکہ اللہ کے محبوب بندے تصور کرتے ہیں اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ اللہ کی عطا سے مدد کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے اپنے پیاروں کو تصرفات عطا کیے ہیں اور ان کو زمین وآسمان کے خزانے عطا کیے ہیں۔ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے ﴿**أَنِّی أَخْلُقُ لَکُم مِّنَ الطِّینِ کَہَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَأَنفُخُ فِیہِ فَیَکُونُ طَیْرًا بِإِذْنِ اللّٰہِ وَأُبْرِءُ الْأَکْمَہَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْیِی الْمَوْتَی بِإِذْنِ اللّٰہِ وَأُنَبِّئُکُم بِمَا تَأْکُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِی بُیُوتِکُمْ إِنَّ فِی ذَلِکَ لَآیَۃً لَّکُمْ إِن کُنتُم مُّؤْمِنِینَ**﴾ ترجمہ کنزالایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے، اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ آل عمران، سورت3، آیت 49)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بخاری ومسلم میں ہے((عن ابی هريرة **قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا نائم أتيت بفاتيح خزائن لارض فوضعت في يدي**)) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سورہا تھا کہ تمام خزائنِ زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاعتصام،باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث بجوامع الکلم،جلد9،صفحہ91،دار طوق النجاۃ)

ان عطا کردہ خزانوں سے ہی اولیاء اللہ حاجت روائی کرتے ہیں چنانچہ ایک حدیث پاک مختلف سندوں کے ساتھ مروی جسے أبو بکر أحمد بن مروان الدینوری المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے''المجالسة و جواهر العلم ''میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا،محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے''أحاديث الشيوخ الثقات (المشيخة الكبرى) ''میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا،أبونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے''حلية الاولياء ''میں،أبوعبداللہ محمد بن سلامۃ رحمۃ اللہ علیہ نے''مسند الشهاب ''میں، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے''معجم الشيوخ ''اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے''المعجم الکبیر للطبرانی''میں بسند حسن حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔روایت پوری یوں ہے((عن ابن عمر رضی الله تعالىٰ عنه **قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالىٰ عبادا اختصهم لحوائج الناس يفزع الناس اليهم في حوائجهم اولٰئک لأمنون من عذاب الله**''ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے۔لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں۔یہ بندے عذاب الٰہی عزوجل سے امان میں ہیں۔

(المعجم الكبير،باب العين ،زيد بن أسلم، عن ابن عمر،جلد12،صفحہ358،مكتبة ابن تيمية ،القاهرة)

دوسری حدیث پاک میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے((**اطلبوا الحوائج الى ذوى الرحمة من امتى ترزقوا**)) ترجمہ: میرے رحم دل امتیوں سے حاجتیں مانگو رزق پاؤ گے۔

(کنز العمال ،کتاب الزکوٰۃ،الفصل الثالث (فی آداب طلب الحاجة)،جلد 8 صفحہ 811،مؤسسة الرسالة،بیروت)

پتہ چلا کہ غیر خدا سے مانگنا شرک نہیں بلکہ اس طرح مانگنے کا ثبوت احادیث سے ہے۔ان احادیث میں یہ نہیں کیا گیا کہ زندہ سے مانگو فوت شدہ سے مانگنا شرک ہے، بلکہ اللہ عزوجل کے اولیاء دنیا میں اور دنیا سے پردہ کرنے کے بعد بھی لوگوں کی حاجات پوری کرتے ہیں۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''سیدی احمد بن زروق کہ از عاظم فقہاء وعلماء ومشائخ دیار مغرب است گفت روزے شیخ ابوالعباس حضرم از من پرسید امدادِ حی قوی ست یا امداد میّت قوی ست من گفتم قوی می گویند کہ امداد حی قوی تر است ومن می گویم کہ امداد میّت قوی تر است پس شیخ گفت نعم زیرا کہ وی در بساط است ودر حضرت اوست (قال) ونقل دریں معنی ازیں طائفہ بیشتر ازان ست کہ حصر واحصار کردہ شود یافتہ نمی شود در کتاب و سنت اقوالِ سلف صالح چیزے کہ منافی ومخالف ایں باشد و رد کند ایں را ''ترجمہ: سیدی احمد بن زروق جو دیارِ مغرب کے عظیم ترین فقہاء اور علماء ومشائخ سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابوالعباس حضرمی نے مجھ سے پوچھا زندہ کی امداد قوی ہے یا وفات یافتہ کی؟ میں نے کہا کچھ لوگ زندہ کی امداد زیادہ قوی بتاتے ہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اور میں کہتا ہوں کہ وفات یافتہ کی امداد زیادہ قوی ہے، اسی پر شیخ نے فرمایا: ہاں! اس لئے کہ وہ حق کے دربار اور اس کی بارگارہ میں حاضر ہے۔(فرمایا) اس مضمون کا کلام ان بزرگوں سے اتنا زیادہ منقول ہے کہ حدوشمار سے باہر ہے اور کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقول میں ایسی کوئی بات موجود نہیں جو اس کے منافی ومخالف اور اسے رد کرنے والی ہو۔

(اشعة اللمعات،باب زیارة القبور،جلد1،صفحہ716،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

کوئی بھی مسلمان کسی نبی علیہ السلام یا ولی سے مدد اسے معاذ اللہ خدا سمجھ کر نہیں مانگتا۔امام علامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی سبکی قدس سرہ الملکی اپنی کتاب مستطاب شفاء السقام شریف میں ارشاد فرماتے ہیں''لیس المراد نسبة النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال هذا لایقصده مسلم فصرف الکلام الیه ومنعه من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام المؤحدین ''ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق وفاعل مستقل ہیں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا، تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

(شفاء السقام، الباب الثامن فی التوسل والاستغاثه الخ ،صفحہ175،مکتبہ نوریہ رضویہ ،فیصل آباد)

نجدی غیر اللہ کو پکارنا شرک کہتے ہیں اور اس پر یہ آیت پیش کرتے ہیں ﴿**فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ**﴾ ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پکارو۔

(سورة القص،سورت28،آیت88)

اس آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے خدا کی عبادت نہ کرو۔پھر اسے اولیاء پر منطبق کرنا انتہائی جہالت ہے کہ کوئی بھی مسلمان اولیاء کو خدا نہیں جانتا۔اس آیت کے تحت تفسیر صاوی میں ہے''فحینئذ فلیس فی الآیة دلیل علی ما

زعمه الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا و میتا شرك فانه جهل مرکب لان سوال الغیر من اجرأء اللہ النفع او النصر علی یده قد یکون واجبا لانه من التمسك بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا حجودا او جهولا ''ترجمہ: اس آیت میں اُن خارجیوں کی دلیل نہیں جو کہتے ہیں کہ غیر خدا سے خواہ زندہ ہو یا مردہ کچھ مانگنا شرک ہے، خارجیوں کی یہ جہالت ہے کیونکہ غیر خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعہ سے نفع ونقصان دے کبھی واجب ہوتا ہے کہ یہ طلب اسباب کا حاصل کرنا ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔

(تفسیر صاوی،فی التفسیر ،سورة القصص،سورت28، آیت88،جلد4،صفحہ1550،مکتبہ رحمانیہ،لاہور)

نجدی مولوی کہتے ہیں کہ اگر یہ بابے واقعی کچھ کرنے کی طاقت رکھتے تو اپنے مزار کو نہ بچالیتے ،نجدی مزارات کو اپنی ذاتی بُغض میں ختم کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ان کو اس لئے ختم کیا جاتا ہے کہ لوگ ان اولیاء کرام کو خدا نہ سمجھ لیں۔روح البیان میں علامہ اسمعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ان نجدی نظریات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں''اما قول بعض المغرورین باننا نخاف علی العوام إذا اعتقدوا ولیا من الأولیاء وعظموا قبره ولتمسوا البرکة والمعونة منه ان یدرکهم اعتقاد أن الأولیاء تؤثر فی الوجود مع الله فیکفرون ویشرکون بالله تعالی فننهاهم عن ذلك ونهدم قبور الأولیاء ونرفع البنایات الموضوعة علیها ونزیل الستور عنها ونجعل الاهانة للاولیاء ظاهرا حتی تعلم العوام الجاهلون ان هؤلاء الأولیاء لو کانوا مؤثرین فی الوجود مع الله تعالی لدفعوا عن أنفسهم هذه الاهانة التی نفعلها معهم

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

فاعلم ان هذا الصنيع كفر صراح مأخوذ من قول فرعون على ما حكاه الله تعالى لنا فی كتابه القديم وقال فرعون ذرونی اقتل موسى وليدع ربه انی أخاف ان يبدل دينكم او ان يظهر فی الأرض الفساد و كيف يجوز هذا الصنيع من أجل الأمر الموهوم وهو خوف الضلال على العامة ''ترجمہ: باقی جو بعض مغرور لوگوں کا قول ہے کہ ہمیں عوام کے متعلق یہ خوف ہے کہ اگر یہ صاحب مزار کے متعلق یہ عقیدہ بنالیں کہ وہ اللہ عزوجل کے ولیوں میں سے ایک ولی ہے اور اس کی قبر کی تعظیم کریں اور اس کی قبر سے برکت و مدد لیں، تو یہ لوگ اولیاء کرام کو اللہ عزوجل کی طرح مؤثر حقیقی جانیں گے اور کفر و شرک میں مبتلا ہو جائیں گے، تو ہم اس سبب سے اولیاء کی قبروں کو شہید کرتے ہیں اور ان کی مزاروں کی بنیادوں کو ختم کرتے ہیں اور اس پر چڑھی چادروں کو اتار دیتے ہیں اور ظاہری طور پر ان کی اہانت کرتے ہیں تا کہ عوام کو پتہ چلے کہ اگر یہ اولیاء رب تعالیٰ کی طرح مؤثر حقیقی کے مالک ہوتے تو جو ان کی قبروں کے ساتھ ہو رہا ہے اسے روک نہ دیتے، تو جان لو ایسی سوچ رکھنا واضح کفر ہے اور فرعون کے قول کی طرح ہے جسے اللہ عزوجل نے ہمارے لئے کتاب قدیم میں ارشاد فرمایا'' اور فرعون بولا مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے یا زمین میں فساد چمکائے۔'' لہذا ایسی وہمی سوچ کیسے جائز ہو سکتی ہے کہ (مزاروں کو شہید کر دیا جائے) یہ کہہ کہ لوگ گمراہ ہو سکتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، فی التفسیر، سورۃ الفتح، آیت 18، جلد 9، صفحہ 43، المکتبۃ القدس، کوئٹہ)

نجدی آیات قرآنی کی غلط تفسیر کر کے لوگوں کو یہ ظاہر کرواتے ہیں کہ نبی یا ولی کسی

چیز کا اختیار نہیں رکھتے، دلیل کے طور پر قرآن پاک کی یہ آیت پیش کرتے ہیں ﴿ **لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ** ﴾ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔

(سورۃ آل عمران، سورۃ 3، آیت 128)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں '' جعل الله مفاتيح خزائنه بيده فمن زعم ان النبی كآحاد الناس لايملك شيئا اصلا ولا نفع به لا ظاهرا ولا باطنا فهو كافر خاسر الدنيا والآخرة، واستدلاله بهذه الآية ضلال مبين '' ترجمہ: اللہ عزوجل نے خزانوں کی چابیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں، جو یہ گمان کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام آدمی کی طرح ہیں کسی چیز کا اصلاً اختیار نہیں رکھتے نہ ظاہراً نہ باطناً وہ کافر ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے، اس آیت سے ایسا استدلال کرنا کھلی گمراہی ہے۔

(تفسیر صاوی، فی التفسیر، سورۃ آل عمران، سورۃ 3، آیت 128، جلد 1، صفحہ 312، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

ان تمام دلائل کے باوجود نجدی انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کے تصرفات کے متعلق انتہائی گندہ عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کی شان میں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں چنانچہ ابنِ عبد الوہاب نجدی کہتا ہے: '' میری لاٹھی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔''

(اوضح البراہین، صفحہ 103)

دوسرا نجدی کہتا ہے: '' ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلی اللہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو یہ نہیں کرسکتے۔" (الشہاب الثاقب، صفحہ 43)

فرق نمبر 5۔ بت شفیع نہیں اور اولیاء اللہ شفیع ہیں

بتوں اور اولیاء اللہ کے شفیع ہونے میں یہ فرق ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ شفیع ہیں اور یہ اللہ عزوجل کے اذن سے لوگوں کی شفاعت کرتے ہیں جیسے قرآن پاک میں ہے ﴿**مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ**﴾ ترجمہ: وہ کون ہے جو اسکے یہاں سفارش کرے بے اسکے حکم۔ (سورۃ البقرۃ، سورت 2، آیت 255)

اسی طرح بخاری شریف کے علاوہ کثیر احادیث کی کتاب میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ((**اعطیت الشفاعۃ**)) ترجمہ: مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ اسی لئے مسلمان اولیاء اللہ کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا شفیع بناتے ہیں انکی عبادت نہیں کرتے۔ جبکہ مشرکین بتوں کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شفیع بنا کر ان کی عبادت کر کے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں چنانچہ سورہ یونس میں ہے ﴿**وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ**﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں، تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں، اسے پاکی اور برتری ہے ان کے شرک سے۔ (سورۃ یونس، سورت 10، آیت 18)

سورہ یونس میں ہے ﴿**وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی**﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنھوں نے

اس کے سوا اور والی بنا لئے، کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں۔ (سورۃ الزمر، سورت 39، آیت 3)

بت کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جبکہ اولیاء وانبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قرب کی وجہ سے جو تصرف وقدرت اور کرامات عطا فرمائی ہوتی ہیں وہ ان کے وصال کے ساتھ چھین نہیں لیتا۔ مسلمانوں کا انبیاء علیہم السلام واولیاء اللہ کو شفیع بنانے کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عزوجل انکے بغیر اپنے بندوں کی بخشش نہیں فرماتا بلکہ شفیع اس لئے بنایا جاتا ہے کہ گناہوں کی بخشش کرنا اللہ عزوجل کی رضا پر ہے اللہ عزوجل جس کی چاہے مغفرت فرمائے جس کی چاہے پکڑ فرمائے، لہذا مسلمان ان کو اس لئے شفیع بناتے ہیں کہ اللہ عزوجل انکے صدقے ہماری بخشش فرمائے اور یہ تعلیم اللہ عزوجل نے خود قرآن میں دی ہے چنانچہ قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا ﴿**وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا**﴾ ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (سورۃ النساء، سورت 4، آیت 64)

یہ آیت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ آپ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی آپ کے وسیلہ سے مغفرت ہوتی ہے چنانچہ امام ابو عبداللہ قرطبی "تفسیر قرطبی" میں، احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی "الکشف والبیان عن تفسیر القرآن" میں، ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی "البحر المحیط فی التفسیر" میں، علی بن حسام الدین المتقی الہندی "کنز العمال" میں لکھتے ہیں ((روی ابو صادق

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

عن علی قال قدم علینا اعرابی بعد ما دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بثلاثۃ ایام فرمی بنفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حثا علی راسہ من ترابہٖ فقال قلت یارسول اللہ فسمعنا قولک وعیت عن اللہ فوعینا عنک و کان فیما انزل اللہ علیک ﴿ولو انھم اذظلموا انفسھم﴾ وقد ظلمتُ نفسی و جئتک تستغفرلی فنودی من القبر انہ قد غفر لک)) ترجمہ: ابوصادق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لحد میں جلوہ فرمانے کے تین یوم کے بعد ہمارے پاس ایک اعرابی (دیہات کا رہنے والا) آیا اور اپنے آپ کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر گرادیا اور اپنے سر پر قبرانور کی مٹی ڈالنے لگا اور پھر کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا پس ہم نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد کیا اور جو (قرآن) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس میں یہ (آیۃ) بھی ہے **﴿ولو انھم اذظلموا انفسھم﴾** اور تحقیق میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے اللہ (عزوجل) کی بارگاہ سے مغفرت طلب کریں، تو قبرانور سے آواز آئی کہ تمہاری مغفرت کردی گئی۔ (الجامع لاحکام القرآن، جلد5، صفحہ172، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

کتب حدیث میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہوکر ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بارش کی فریاد کی چنانچہ دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد8، صفحہ91 اور مصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث پاک ہے **((عن مالک**

قال أصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب فجاء رجل إلى قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ! استسق اللہ لأمتک فإنھم قد ھلکوا فأتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام ؛ فقال ائت عمر فأقرئہ السلام ، وأخبرہ أنکم مسقون)) ترجمہ: حضرت مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑ گیا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل سے اپنی امت کے لئے بارش طلب کریں کہ یہ ہلاک ہورہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا عمر کو میرا سلام کہنا اور اسے خبر دینا کہ بارش ہوگی۔ (مصنف ابن شیبہ، کتاب الفضائل، جلد6، صفحہ356، مکتبۃ الرشد، الریاض)

اس حدیث کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قرۃ العینین'' میں نقل کیا، علامہ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ دمشق'' میں نقل کیا، علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب'' میں نقل کیا اور امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب میں فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس صحیح حدیث اور دیگر بے شمار احادیث وواقعات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر اولیائے کرام کے مزار مبارک پر کھڑے ہوکر دعا کرنا ثابت ہے لیکن ایک نجدی کی کتاب میں ہے ''أن وقوف الناس للدعاء عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعۃ لم یفعلھا الصحابۃ والتابعون'' ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر پر دعا کے لئے لوگوں کا کھڑا ہونا بدعت ہے جو کسی صحابی و تابعی سے ثابت نہیں۔ (کشف ما ألقاہ إبلیس من البھرج والتلبیس علی قلب داود بن جرجیس، صفحہ303، دارا العاصمۃ)

اس نجدی نے تو دعا مانگنے کو بدعت کہا اور دوسرے نجدی نے جھوٹا توحید پرست بنتے ہوئے اسے شرک کہہ دیا چنانچہ لکھتا ہے ''لم یکن أحد من سلف الأمۃ فی عصر

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الصحابة ولا التابعين ولا تابعي التابعين يتحرون الصلاة والدّعاء عند قبور الأنبياء والصالحين ويسألونهم، ولا يستغيثون بهم، لا في مغيبهم، ولا عند قبورهم، وكذلك العكوف ومن أعظم الشرك أن يستغيث الرجل برجل ميت أو غائب ''ترجمہ:صحابہ کرام،تابعین، تبع تابعین میں سے کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ وہ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی قبروں کی طرف نماز ودعا کے لئے رغبت کرتے ہو اور ان سے سوال کرتے ہوں،وہ نہ ان کی عدم موجودگی میں اور نہ ان کے قبور کے پاس آ کر مدد مانگتے تھے اور نہ ان کی قبروں کے پاس بیٹھتے تھے،غائب یا مردہ سے مدد مانگنا سب سے بڑا شرک ہے۔

(منهاج التأسيس والتقديس في كشف شبهات داود بن جرجيس،صفحه183،دار الهداية)

یہی وجہ ہے کہ جو کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک کے سامنے کھڑا ہو کر دعا مانگنے لگے تو جاہل شدت پسند نجدی اسے شرک شرک کہہ کر آگے کر دیتا ہے،نجدیوں نے کبھی شرک بازی چھوڑ کر محبت کی آنکھ سے قرآن وحدیث پڑھا ہوتو انہیں پتہ چلے کہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روضہ پاک کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور آئندہ آئے گا۔ بلکہ عظیم وجید محدث امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جن کو نجدی بھی مانتے ہیں انہوں نے تہذیب التہذیب میں ایک بزرگ یحییٰ بن یحی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود خواب میں آ کر ایک مریض کو ان کی قبر مبارک پر حصول شفاء کے لئے جانے کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ لکھتے ہیں ''قال الحاكم سمعت أبا علي النيسابوري يقول كنت في غم شديد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام كأنه يقول لي صر إلى قبر يحيى بن يحيى واستغفر وسل تقض

حاجتك فأصبحت ففعلت ذلك فقضيت حاجتي ''ترجمہ:امام حاکم فرماتے ہیں میں نے ابوعلی نیسابوری سے سنا،وہ کہتے ہیں میں شدید غم کی حالت میں تھا۔میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یحییٰ بن یحییٰ کی قبر پر جاؤ اور استغفار کرو اور مانگو،تمہاری حاجت پوری کی جائے گی۔صبح ہوئی،پس میں نے ایسا کیا میری حاجت پوری ہوگئی۔

(تہذیب التہذیب،حرف الیاء،من اسمہ یحیی،جلد11،صفحہ299،دائرۃ المعارف النظامیۃ،الہند)

فرق نمبر6۔مندر کے چڑھاوے اور مزار کے لنگر میں فرق

مندروں پر جو بتوں کے نام چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں اور مزارت پر جو لنگر تقسیم ہوتے ہیں ان میں بہت فرق ہے مشرکین بتوں کی رضا وخوشنودی کے لئے ان کے ناموں پر اپنے جانورں کو چھوڑ دیتے تھے،ان کا نام لے کر جانور ذبح کرتے تھے اور آج بھی ہندو مختلف مواقع پر جانوروں کو بتوں کے نام پر ''بلی'' چڑھاتے ہیں،اسی طرح جو بتوں کے نام پر پرساد ہوتا ہے اس کو ایک مخصوص انداز میں بت کے سامنے گھوماتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ بھگوان اس میں سے بغیر کی کیے کھا کر بابرکت بنا دیتا ہے،جبکہ مسلمان اللہ عزوجل کی راہ میں بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر ونیاز پیش کرتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں اور جانوروں کو اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرتے ہیں اگرچہ اسے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں جس طرح جانور قربانی،عقیقہ،صدقات کی طرف منسوب ہوتا ہے اور ذبح کے وقت اللہ عزوجل کا ہی نام لیا جاتا ہے۔یہی مطلب قرآن پاک کی اس آیت کا ہے﴿ **وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ** ﴾ترجمہ:اور وہ جانور جو غیر خدا ن کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (سورۃ البقرۃ،سورت2،آیت173)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اس آیت کی تفسیر میں تمام جید مفسرین نے یہی فرمایا ہے کہ ذبح کے وقت اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ جو کسی بزرگ کے نام نذر و نیاز ہو وہ حرام ہوتی ہے چنانچہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر جامع البیان میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں "قال ابن زيد وسألته عن قول الله ﴿**وما أهلّ به لغير الله**﴾ قال يذبح لآلهتهم، الأنصابُ التي يعبدونها أو يسمُّون أسماءَها عليها قال يقولون باسم فلان، كما تقول أنت باسم الله قال، فذلك قوله ﴿**وما أهلّ به لغير الله**﴾ ترجمہ: حضرت ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سوال کیا اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق کہ "اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا" فرمایا وہ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے جن کی وہ عبادت کرتے یا ذبح کے وقت وہ اپنے بتوں کا نام لیتے کہتے فلاں بت کے نام سے جیسے تم کہتے ہو اللہ کے نام سے، اس آیت کا یہ مطلب ہے۔

(تفسیر طبری، فی التفسیر، سورۃ البقرۃ، سورت 2، آیت 173، جلد 3، صفحہ 321، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اولیاء کرام کے ایصال ثواب کے لئے نذر کیا ہوا جانور حلال ہے چنانچہ ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں "اما البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم في زماننا حلال طيب" ترجمہ: وہ گائے تو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر کی گئی جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج ہے حلال وطیب ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، صفحہ 45، مکتبہ حقانیہ، پشاور)

ردالمحتار میں ہے "إن قال يا الله إني نذرت لك إن شفيت مريضي أو رددت غائبي أو قضيت حاجتي أن أطعم الفقراء الذين بباب السيدة نفيسة أو

الإمام الشافعي أو الإمام الليث ـ فيجوز بهذا الاعتبار ـ" ترجمہ: اگر کہا اے اللہ میں تیرے نام کی نذر مانتا ہوں کہ اگر میں بیماری سے صحت یاب ہو گیا یا میرا غائب (دوست، وغیرہ) واپس آ گیا یا میں حاجت پوری ہو گئی تو ان فقراء کو کھانا کھلاؤں گا جو سیدہ نفیسہ کے دربار پر ہیں یا امام شافعی یا امام لیث رحمہا اللہ کے دربار پر فقراء ہیں انہیں کھلاؤں گا، تو اس اعتبار سے نذر ماننا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد 1، صفحہ 487، دارالفکر، بیروت)

قبلہ فیض احمد اویسی رحمہ اللہ علیہ اولیائے کرام کی نذر نیاز پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ فتاوی عزیزیہ مجتبائی، صفحہ نمبر 75 میں فرماتے ہیں کہ "طعام کہ ثواب آن نیاز حضرات امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نمایند بر آں فاتحہ وقل ودرود خواندن تبرک می شود خوردن آں بسیار خوب است" یعنی حضرات امامین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاز کا کھانا سامنے رکھ کر اس پر سورۃ فاتحہ اور قل اور درود شریف پڑھنا اس سے وہ کھانا تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت عمدہ ہے یعنی مستحب ہے۔

مزید آگے فیض احمد اویسی رحمہ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے شاہ رفیع الدین کے حوالے سے لکھتے ہیں "نذر یکہ اینجا مستعمل میشود بزبر معنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان" یہ نذر جو مستعمل عام ہے شرعی نہیں بلکہ عرضی ہے، اس لئے عرف یہ ہے کہ جو کچھ بزرگوں کی خدمت میں لے جاتے ہیں، اسے نذر و نیاز کہا جاتا ہے۔

(اولیائے کرام کی نذرنیاز ماننے کا ثبوت، صفحہ 23، قطب مدینہ پبلیشرز، کراچی)

بزرگان دین کے مزارات پر جا کر نذر ماننا، لنگر تقسیم کرنا صرف ہندوستان ہی نہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بلکہ برسوں سے پوری دنیا میں رائج ہے، عظیم جید عالم حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جن کے حوالے نجدی بھی دیتے ہیں وہ تاریخ بغداد میں لکھتے ہیں" وعند المصلی المرسوم بصلاۃ العید کان قبرہ یعرف بقبر النذور، یقال إن المدفون فیه رجل من ولد علی بن أبی طالب رضی الله عنه یتبرك الناس بزیارته، ویقصده ذو الحاجة منهم لقضاء حاجته۔۔۔وإنما شهر بقبر النذور لأنه ما یکاد ینذر له نذر إلا صح، وبلغ الناذر ما یرید ولزمه الوفاء بالنذر، وأنا أحد من نذر له مرارا لا أحصیها کثرة، نذورا علی أمور متعذرة، فبلغتها ولزمنی النذر فوفیت به "ترجمہ: عیدگاہ کے قریب معروف قبر ہے جو نذروں والی قبر سے پہچانی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ اس میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد میں ایک آدمی دفن ہے، لوگ اس قبر کی زیارت کرکے تبرک حاصل کرتے ہیں اور حاجت طلب کرنے والے اس قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور صرف اس لئے یہ قبر مشہور نہیں (کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد میں کوئی نیک بزرگ مدفن ہے بلکہ) اس واسطے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا جو منت یہاں مانی ہو وہ پوری نہ ہوئی ہو اور نذر ماننے والا اپنی مراد کو نہ پہنچا ہو، نذر ماننے والے کو اپنی نذر پوری کرنی پڑتی ہیں، میں نے یہاں اپنے بے شمار مشکل کاموں میں نذریں مانی ہیں اور میں بھی اپنی مراد کو پہنچا اور نذر کو پورا کیا۔ (تاریخ بغداد، جلد1، صفحه446، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

نجدی جہاں اور قرآنی آیات و احادیث کے مفہوم کو تبدیل کرتے ہیں وہاں گیارہویں اور لنگر وغیرہ کو ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ کے تحت حرام ٹھہراتے ہیں، جب کہ اوپر واضح کیا گیا کہ ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، مسلمان ذبح کے وقت رب تعالیٰ

کا نام لیتے ہیں نہ غوث پاک یا بزرگان دین کا، پھر یہ کیسے حرام ہو گیا؟ دوسرا یہ کہ لنگر میں چاول، پھل وغیرہ ہوتے ہیں یہ کیسے ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ ہو سکتے ہیں کہ جب یہ ذبح ہی نہیں ہوتے؟ نجدیوں کے ہاں شاید پھلوں کو بھی جانور کی طرح ذبح کیا جاتا ہے۔

اس بات کو دو حدیثوں سے مزید واضح کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں((**لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ**))ترجمہ: خدا کی لعنت ہے اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی ،باب تحریم الذبح لغیر الله، جلد 3، صفحه1567، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

دوسری حدیث پاک میں ہے((**من ذبح لضیف ذبیحة کانت فدائه من النار**)) جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ اس کا فدیہ ہو جائے گا آتش دوزخ سے۔ (الجامع الصغیر، جلد2، صفحه526، دار الکتب العلمیه، بیروت)

دیکھیں پہلی حدیث میں بظاہر ایسا لگتا ہے غیر خدا کے لئے ذبح کرنا ناجائز ہے جبکہ دوسری حدیث میں مہمان کے لئے جانور ذبح کرنے پر بشارت ہے، تو حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ سے مراد ذبح میں اللہ عزوجل کے نام کی جگہ غیر کا نام لینا ہے، نہ یہ کہ کسی بزرگ کی طرف منسوب کر دینا ہے، لہذا یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ یہ داتا کا لنگر ہے، یہ گیارہویں شریف کا تبرک ہے وغیرہ۔ محدثین وفقہاء کرام رحمہم اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اوپر والی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں "وأما الذبح لغیر الله فالمراد به أن یذبح باسم غیر الله تعالی کمن ذبح للصنم أو الصلیب أو لموسی أو لعیسی صلی الله علیهما أو للکعبة ونحو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ذلک فکل هذا حرام و لاتحل هذه الذبیحة سواء کان الذابح مسلما أو نصرانیا أو یهودیا ''ترجمہ: ذبح غیر اللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی اور نام پر ذبح کیا جائے جیسے کوئی بت یا صلیب یا موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام یا کعبہ وغیرہ کا نام لے کر ذبح کرے، ان سب صورتوں میں ذبیحہ حرام ہو جائے گا اور برابر ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان یا عیسائی یا یہودی ہو۔

(شرح النووی علی مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی۔۔، جلد13، صفحہ141، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ''ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ أی باسم غیره'' ترجمہ: اللہ کی لعنت ہے اس پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے یعنی غیر کا نام لے کر ذبح کرے۔

(الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج، جلد5، صفحہ45، دار ابن عفان، سعودیہ)

بزرگوں کی طرف منسوب کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی مسلمان کسی مندر میں جا کر بھی اللہ عزوجل کا نام لے کر جانور ذبح کرے تو جانور حلال ہوگا چنانچہ فتاوٰی عالمگیری، فتاوٰی تاتارخانیہ اور جامع الفتاوٰی میں ہے ''مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارهم او الکافر لالهتهم توکل لانه سمی اللّٰہ تعالی ویکره للمسلم'' ترجمہ: مسلمان نے مجوسی کی بکری اس کے آتشکدہ کے لئے یا کسی اور کافر کی اس کے معبودوں کے لئے ذبح کی تو بکری کھائی جائے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کی ہے اور یہ عمل مسلمان کو مکروہ ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الذبائح، الباب الاول، جلد5، صفحہ286، دار الفکر، بیروت)

باقی یہ کہ کیا بزرگان دین سے منسوب ہونے کے سبب وہ چیز بابرکت ہوتی ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً ہوتی ہے اور یہ قرآن و احادیث سے ثابت

ہے۔ قرآن پاک میں تابوت سکینہ کا ذکر ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کے تبرکات جس کے وسیلہ سے بنی اسرائیل جنگوں میں فتح حاصل کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق تو قرآن پاک میں آیت ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو اپنا کرتہ دے کر فرمایا ﴿**اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَـٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ**﴾ ... ﴿**فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ**﴾ ترجمہ کنز الایمان: میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ، پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (دیکھنے لگیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔

(سورۃ یوسف، سورت 12، آیت96، 93)

بخاری و مسلم کی حدیث پاک ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی ((**انی احب ان تأتینی و تصلی فی منزلی فاتخذه مصلی**)) ترجمہ: میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لئے متعین کر لوں۔ اس کی شرح میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' فی هذا الحدیث انواع من العلم و فیه التبرک باثار الصالحین و فیه زیارة العلماء و الصلحاء و الکبار و اتباعهم و تبریکهم ایاهم'' ترجمہ: اس حدیث میں کئی قسم کے علوم و معارف ہیں اور اس میں بزرگانِ دین کے آثار سے تبرک اور علماء صلحاء اور بزرگوں اور ان کے ماننے والوں کی زیارت اور ان سے برکات کا حصول ثابت ہے۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ244، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک سے شفاء حاصل کرتے تھے۔علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں''ان ام سلمہ کان عندھما شعرات من شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمر فی شیٔ مثل الجلجل و کان الناس عند مرضھم یتبرکون بھا ویستشفون من برکتھا ویاخذون من شعرہ ویجعلون فی قدح من الماء فیشربون الماء الذی فیہ الشعر فیحصل لھم الشفاء ''ترجمہ:ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نلکی کی مثل کسی چیز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرخ بال مبارک تھے،لوگ اپنے امراض میں ان سے برکتیں حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفاء حاصل کرتے تھے،بال مبارک لے کر کسی پانی کے برتن میں رکھتے اور بال مبارک والا پانی پی لیتے جس کی برکت سے انہیں شفاء حاصل ہوجاتی۔

(عمدۃ القاری، کتاب اللباس،باب مایذکر فیہ الشیب،جلد22،صفحہ49،دار إحیاء التراث العربی ،بیروت)

مدینہ پاک کی خاک میں شفا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((**غبار المدینۃ یطفی الجذام**)) ترجمہ:مدینے کا غبار کوڑھ پن کو ختم کردیتا ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل ،الإکمال من فضائل المدینۃ--،جلد12، 428،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر دیئے جانے والے غسل کے پانی کی برکت کے متعلق لکھتے ہیں''مروی ہے کہ غسل کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پلکوں کے نیچے اور ناف کے گوشہ میں پانی جمع ہوگیا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پانی کو اپنی زبان سے چوسا اور اٹھایا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے مجھ میں علم کی کثرت اور حافظہ کی قوت

زیادہ ہے۔'' (مدارج النبوۃ ،جلد2، صفحہ516 ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور)

بزرگان دین کے نام بھی بابرکت ہوتے ہیں۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث پاک جس کی سند میں بہت سید ذات پاک ہستیاں تھیں،ان کے متعلق فرماتے ہیں''لو قرأت ھذا لاسناد علی مجنون لبریء من جنتہ ''ترجمہ:یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہوجائے گی۔

(الصواعق المحرقہ،صفحہ205، مکتبہ مجددیہ ،ملتان)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:''شیخ تقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لینے سے زہریلے جانوروں کا اثر فوراً ختم ہوجایا کرتا تھا،اسی طرح سانپ پکڑنے والوں میں یہ بات مشہور ہے کہ سانپ کا زہر بھی آپ کا نام لینے سے اتر جایا کرتا تھا۔''

(اخبارالاخیار،صفحہ438، ممتاز اکیڈمی، لاہور)

فرق نمبر 7۔مزار اور مندر میں جا کر مانگی جانے والی دعا

ہندؤں کا مندروں میں جا کر دعائیں کرنے اور مسلمانوں کا مزارت پر جا کر دعائیں کرنے میں بہت فرق ہے،مندروں میں ہندو بتوں کو اپنا مالک حقیقی جان کر ان سے دعائیں کرتے ہیں جبکہ مسلمان اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو مالک حقیقی نہیں جانتے،مزارات پر مسلمان اللہ عزوجل سے انکے توسل سے دعائیں کرتے ہیں اور ان اولیاء کو اپنا مجازی مددگار سمجھتے ہیں جس طرح ہم مختلف معاملات میں لوگوں سے مدد لیتے ہیں،ولی اللہ کے قرب میں دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے اور یہ قرآن سے ثابت ہے قرآن میں مذکور سورۃ آل عمران میں حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں امام رازی سمیت دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت زکریا نے دیکھا کہ اللہ عزوجل حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بے موسم پھل عطا فرماتا ہے پھر مجھے بھی بڑھاپے میں اولاد عطا کرنے پر قادر ہے پھر اسی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مقام پر دعا کی اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔﴿**فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ○ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُورًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ**﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا، جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے، یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحیٰی کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

(سورۃ آل عمران، سورت 3، آیت 37تا 39)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت البقیع میں جا کر اپنے اصحاب کے لئے ہاتھ اُٹھا کر ان کی مغفرت کی دعا کرنا ثابت ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے ((**حتی جاء البقیع فقام فأطال القیام ثم رفع یدیه ثلاث مرات**)) ترجمہ: یہاں تک کہ بقیع میں آئے

اور طویل قیام فرمایا پھر تین مرتبہ ہاتھ اُٹھایا۔ (صحیح مسلم، جلد2، صفحہ313، کراچی)

ولی اللہ کے مزار پر جا کر انکے توسل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرنا بزرگوں سے ثابت ہے چنانچہ خیرات الحسان میں ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر مبارک کی زیارت کرتا ہوں، جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان سے مزار پر جاتا ہوں اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعا کرتا ہوں تو میری حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔''

(الخیرات الحسان، صفحہ149، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''درساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت و صفا است وزیارت مقامات متبرکہ و دعا درانجا متوارث ست'' ترجمہ: اولیائے کرام کے مزارات کی عزت کرنا باعث برکت ونورانیت اور پاکیزگی ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت اور وہاں جا کر دعا کرنا اہل ایمان کا ہمیشہ سے طریقہ چلا آ رہا ہے۔ (شرح سفر السعادہ، صفحہ272)

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''بحر الدموع'' اور ''صفۃ الصفوۃ'' میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں ''فمن کانت له إلى الله حاجة فلیأت قبره ولیدع فانه یستجاب له إن شاء الله تعالى'' ترجمہ: جسے کوئی حاجت ہو وہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک پر آ کر دعا کرے ان شاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

(بحر الدموع، صفحہ26، صفۃ الصفوۃ، جلد1، صفحہ472، دار الحدیث، مصر)

سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ مجھے بھی ایک مشکل درپیش آئی میں نے اس مشکل سے خلاصی پانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اس سے قبل بھی مجھ پر ایسی ہی مشکل پڑی تھی تو میں نے حضرت شیخ سیدنا بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مشکل آسان ہو گئی تھی۔"

(کشف المحجوب، صفحہ 100،شبیر برادرز،لاہور)

کثیر مستند کتب میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اور دیگر بزرگانِ دین کے حالات لکھے ہیں کہ ان کے قبروں پر جا کر بارش کی دعا کرنا ثابت ہے چنانچہ صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کثیر جید علمائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا جن میں چند مشہور نام بمع ان کی تاریخ وفات کے پیش خدمت ہیں۔ أبو المظفر منصور بن محمد السمعانی التمیمی الحنفی (المتوفی 489ھ) "تفسیر السمعانی" میں، أبو محمد الحسین بن مسعود البغوی (المتوفی 510ھ) "تفسیر بغوی" میں، أبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی (المتوفی 775ھ) "اللباب فی علوم الکتاب" میں، شمس الدین محمد بن أحمد الخطیب الشربینی الشافعی (المتوفی 977ھ) "السراج المنیر" میں، أحمد بن محمد حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں، ابن حجر عسقلانی (المتوفی 852ھ) "فتح الالباری" میں، ابن کثیر (المتوفی 774ھ) "البدایۃ والنہایۃ" میں، ابن اثیر (المتوفی 630ھ) "أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ" میں اور محمد ثناء اللہ المظہری "تفسیر مظہری" میں یہ روایت نقل کرتے ہیں "لما نزلت الآیة مازال أبو أیوب یغزو حتی آخر غزوة غزاها بقسطنطینیة، فی بعث بعثة معاویة وتوفی (هنالك) ودفن فی أصل سور قسطنطینیة وهم یستسقون به" ترجمہ: جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہمیشہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آخری جہاد انہوں نے قسطنطنیہ کا کیا جو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا، اسی جہاد میں آپ فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کئے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کی قبر مبارک سے بارش طلب کرتے ہیں۔

(تفسیر السمعانی ،سورۃ البقرۃ،آیت195،جلد1،صفحہ195،دار الوطن، الریاض)

اس صحابیِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک سے بارش طلب کرنا ہی ثابت نہیں بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ جب بارش طلب کی جاتی ہے تو بارش ہوتی ہے۔ أبو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن أحمد السہیلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 581ھ) فرماتے ہیں کہ "روی ابن القاسم عن مالك قال بلغنی أن الروم یستسقون بقبر أبی أیوب رضی الله تعالیٰ عنه فیسقون" ترجمہ: ابو القاسم حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اہل روم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک سے بارش طلب کرتے ہیں اور ان پر بارش ہوتی ہے۔

(الروض الأنف ،جلد7،صفحہ127،دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

بخاری شریف میں صحابیہ حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ ہے کہ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی کہ وہ بحری سفر کر کے جہاد میں حصہ لیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بحر روم گئیں اور وہاں سواری سے گر کر ان کا انتقال ہوا۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "فقبرها هناك یستسقون به" ترجمہ: اس صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک وہی ہے اور اہل شام اس قبر سے بارش طلب کرتے ہیں۔

(فتح الباری،باب من زار قوما فقال عندهم،جلد11،صفحہ76،دار المعرفة،بیروت)

تاریخ طبری اور دیگر تاریخی کتب میں حضرت عبد الرحمٰن بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں لکھا ہے کہ وہ کفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تو وہاں کے لوگ ان کے معتقد تھے، انہوں نے ان کا جسم مبارک صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اجازت سے اپنے پاس رکھ لیا اور ان کی قبر مبارک سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "فهم یستسقون به إلی الیوم ویستنصرون به" ترجمہ: وہاں کے لوگ ابھی تک ان سے بارش اور مدد طلب کرتے ہیں۔

(تاریخ الطبری ،الجزء الرابع ،سنة اثنتین وثلاثین،جلد4،صفحہ305،دار التراث ،بیروت)

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلمان بن ربیعۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں"إن الترك إذا قحطوا يستسقون بقبر سلمان "ترجمہ:جب ترکوں پر قحط سالی ہوتی ہے تو وہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر سے بارش طلب کرتے ہیں۔

(تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام،جلد3،صفحه342،دار الكتاب العربي، بيروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمختار کے مقدمہ میں حنفی بزرگوں پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں"قوله ومعروف الكرخي بن فيروز ، من المشايخ الكبار ، مجاب الدعوة ، يستسقى بقبره وهو أستاذ السري السقطي "ترجمہ:حضرت معروف کرخی بن فیروز رحمۃ اللہ علیہ مشائخ سے ہیں اور مستجاب الدعوات ہیں،ان کی قبر سے سیرابی طلب کی جاتی ہے،اور یہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔

(ردالمحتار،مقدمه جلد 1،صفحه58،دار الفكر،بيروت)

أبو محمد عفیف الدین الیافعی (المتوفی768ھ)"مرآۃ الجنان"میں،أبو العباس شمس الدین أحمد البرمکی الإربلی (المتوفی681ھ)"وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان" میں،محمد بن موسی بن عیسی بن علی الدمیری الشافعی (المتوفی808ھ)"حیاۃ الحیوان الکبری" میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں"وكان مشهوراً بإجابة الدعوة وأهل بغداد يستسقون بقبره، ويقولون قبر معروف ترياق مجرب و كان السري تلميذه، فقال له يوماً اذا كانت لك حاجة إلى الله تعالى فأقسم عليه بي "ترجمہ:حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوت تھے(یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)اہل بغداد ان کی قبر سے بارش طلب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مجرب تریاق ہے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد تھے،ان سے ایک دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تجھے رب تعالیٰ سے

کوئی حاجت ہو تو اسکی بارگاہ میں میری قسم (وسیلہ) دے کر سوال کرو۔

(مرآۃ الجنان،جلد1،صفحه353،دار الكتب العلمية، بيروت)

ابن الملقن سراج الدین الشافعی المصری (المتوفی804ھ)"طبقات الأولیا" میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں"يتبرك به وأهل بغداد يستسقون به، ويقولون قبره ترياق مجرب قال أبو عبد الرحمن الزهري قبره معروف لقضاء الحوائج يقال أنه من قرأ عنده مائة مرة قل هو الله أحد وسأل الله ما يريد، قضى حاجته "ترجمہ:حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اہل بغداد بارش طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی قبر تریاق مجرب ہے،عبدالرحمٰن زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کے لئے ہے،کہا جاتا ہے جو ان کی قبر کے پاس سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد رب تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے پوری ہوگی۔

(طبقات الأولياء ،صفحه281،مكتبة الخانجي، القاهرة)

ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کے مزارات پر جا کر دعا کرنا،ان سے مدد مانگنا صدیوں سے پوری دنیا کے مسلمانوں میں رائج ہے،ان مقامات پر اللہ عزوجل سے صاحب مزار کے وسیلہ سے سوال کیا جائے تو اللہ عزوجل انکے صدقے عطا فرماتا ہے،جس طرح بیماری سے تندرستی کے لئے میڈیکل علاج ایک سبب ہے حالانکہ حقیقی شفا اللہ عزوجل کی جانب سے اسی طرح روحانی سبب اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں جن کے وسیلہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے،کیا دنیاوی حاجات کے لئے ہم لوگوں کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اولیاء سے مدد مانگنے کے بارے میں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

فرماتے ہیں ''مدد مانگنے کی یہی صورت ہے کہ حاجت مند اپنی حاجت کو اللہ عزوجل سے اس نیک بندے کی روحانیت کے وسیلے سے طلب کرے جو بارگاہِ الٰہی عزوجل میں مقرب ومکرم ہے اور یوں کہے اے اللہ! اس بندے کی برکت سے جس پر تو نے انعام واکرام فرمایا ہے میری حاجت پوری فرما، یا اس مقرب بندے کو پکارے کہ اے اللہ عزوجل کے ولی! اے خدا کے مقرب بندے! میرے لئے شفاعت کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ میرے مقصد کو پورا فرمائے۔

فتاوٰی ہندیہ اور دیگر فتاوٰی جات میں روضہ پاک کے پاس جا کر شفاعت طلب کرنے کے متعلق ہے ''فیقول السلام علیك یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بك الی ربك فاشفع له ولجمیع المسلمین'' ترجمہ: پھر کہے یارسول اللہ آپ پر سلام ہو فلاں بن فلاں کی طرف سے وہ آپ سے رب تعالیٰ کی طرف شفاعت کا سوال کرتا ہے اس کی اور تمام مسلمین کی شفاعت فرمائیں۔

(ہندیہ ، کتاب الحج، فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،جلد 1،صفحہ 266،مکتبہ رشیدیہ ، کوئٹہ)

وسیلہ بنانے کی تعلیم بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دی ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿**یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ**﴾

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (سورۃ البقرہ،سورت 2،آیت 153)

دیکھیں اللہ عزوجل نے صبر اور نماز کو وسیلہ بنانے کا فرمایا وہ نماز جس کا قبول ہونا یا نہ ہونا یقینی نہیں جب اس کا وسیلہ بنانا قرآن سے ثابت ہے تو وہ ہستیاں جن کا مقبول ہونا

قرآن وحدیث وکتابوں سے ثابت ہے انکو وسیلہ بنانا کیسے ناجائز وشرک ہوگیا؟

فرق نمبر 8۔صاحب مزار مثل بت نہیں

بت اور صاحب مزار میں بہت فرق ہے نجدی لوگ بتوں کی اگلی آیات مزارت پر چسپاں کرتے ہیں ﴿**أَیُشْرِكُونَ مَا لاَ یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُونَ○ وَلاَ یَسْتَطِیعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلاَ أَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُونَ ○وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ یَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَیْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ**﴾ ترجمہ: کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں، اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں تم پر ایک سا ہے چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو۔

(سورۃ الاعراف،سورت 7،آیت 191تا 193)

ان آیات کو لے کر یہ نجدی لوگ کہتے ہیں کہ یہ صاحب مزار کچھ نہیں کر سکتے مر کر مٹی ہوگئے (معاذ اللہ عزوجل) جبکہ بیسیوں احادیث سے ثابت ہے کہ انبیاء واولیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور تصرفات کرتے ہیں۔ابوداؤد شریف کی حدیث پاک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے'' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الحاوی للفتاوٰی میں لکھتے ہیں'' لما وقف سیدی احمد الرفاعی تجاہ الحجرۃ الشریفة قال فی حالة البعد روحی کنت ارسلها تقبّل الارض عنی وهی نائبتی وهذه دولة الاشباح قد حضرت فامد د یمینك كی تحظی بها شفتی فخرجت الیه الشریفة فقبلها'' ترجمہ: جب میرے سردار احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کہا جب میں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

دور ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہو کر میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی یہ زیارت کا وقت ہے میں خود حاضر ہوا ہوں اپنا دستِ اقدس بڑھائیں تاکہ میرے ہونٹ دست بوسی کی سعادت پائیں، چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک آپکی طرف نکلا جس کو آپ نے چوما۔ (الحاوی للفتاوٰی ، جلد 2،صفحہ261، دارلکتب العلمیہ ،بیروت)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں

((کانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بها النبی صلی الله علیه و آله وسلم فمرعلی قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال ای العمل و جدت افضل قالوا یار سول الله اتسمع قال ماانتم باسمع منها فذکر انها اجابته ان اقم لمسجد)) ترجمہ: ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی؟ عرض کی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے، راوی کہتے ہیں پھر اُس نے (قبر سے) جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔

(شرح الصدوربحوالہ ابو الشیخ، باب معرفة المیت من یغسله، صفحہ 40،خلافت اکیڈمی،سوات)

دیکھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا قبر میں رہ کر سننا اور جواب دینا ثابت ہوگیا اسی طرح کی کئی اور مستند احادیث ہیں جس سے صاف صاف بت

اور صاحب مزار میں فرق ہوتا ہے، یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ان کو پکارنا ان سے مدد مانگنا بھی شرک نہیں اگر شرک ہوتا تو کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے پر اپنا ہاتھ بوسہ دینے کے لئے باہر نہ نکالتے، جب زندگی میں پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا شرک نہیں تو بعد از وفات بھی شرک نہیں ہوسکتا کہ شرک زندگی و موت کی صورت میں بدل نہیں جاتا، صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگی مثلاً ٹانگ ٹوٹی، آنکھوں میں آشوب ہوا، پانی ختم ہوگیا، کھانا کم پڑ گیا، سانپ نے کاٹ لیا، بارش برسنا بند ہوگئی، قحط پڑ گیا ایسے ہزاروں مواقع پر صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگی، قوم موسیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی مریض، اندھے کوڑھی مدد مانگتے۔ کیا اللہ تعالیٰ ان کی شہہ رگ سے زیادہ قریب نہیں تھا؟ یقیناً تھا، تو پھر انہوں نے غیرِ خدا سے کیوں مدد مانگی؟ صحابہ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فعل جائز ہے، نیز بیسیوں مواقع پر معترض ماں، باپ، دوست، عزیز، پولیس سے مدد مانگتا ہے، جب اللہ تعالیٰ شہہ رگ سے زیادہ قریب ہے تو مرے یا جیے جو کچھ بھی ہو اللہ ہی سے مدد مانگا کرے، معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امت محمدیہ پر پچاس سے پانچ نمازیں کروانے میں مدد کی۔

حاکم نیشاپوری اور امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہما اللہ نقل کرتے ہیں ''مروان نے مسجد نبوی میں صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ قبر نبی پر بیٹھے اپنا رازِ دل بیان کر رہے ہیں کہ مروان نے انہیں گردن سے پکڑا اور کہا ''ا تدری ما تصنع؟ '' ترجمہ: جانتا ہے کیا کر رہا ہے؟ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا ((جئت رسول الله ولم آت الحجر)) ترجمہ: میں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

(مسند احمد،حدیث أبی أیوب الأنصاری ،جلد38،صفحہ558،مؤسسة الرسالة،بیروت)

حرفِ آخر

ثابت ہوا کہ مزار کو مندر کہنا نری حماقت ، بے دینی اور اولیاء سے بُغض کی نشانی ہے،شرک کے فتوے لگانے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمادی ہے کہ میری امت شرک نہیں کرے گی چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح ابن حبان میں ہے ((عن عقبه ابن عامر ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم خرج یوما فصلی علی اهل اُحُدٍ صَلاته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم وانی والله لانظر الی حوضی الأن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی والله مااخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیها)) ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف لے گئے اور اہل احد پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر منبر پر واپس ہوئے ،فرمایا (حوض کوثر پر تمہاری مدد کیلئے) میں پہلے پہنچنے والا ہوں، میں تمہارا گواہ ہوں، اور اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں،اللہ کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم لوگ میرے بعد شرک کروگے،لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ دنیا کے مال کو ایک دوسرے سے حاصل کرنے کی لالچ کروگے۔

(صحیح ابن حبان ،کتاب الجنائز،فصل فی الشھید،جلد4،صفحہ58 ،دارالکتب العلمیة،بیروت)

مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والوں کا اپنا ایمان خطرے میں ہے۔تفسیر ابن کثیر میں ایک حدیث بسند جید موجود ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا((ان مما

اخاف علیکم رجل قرء القران حتی اذا رؤیت بهجته علیه وکان رداء ه الاسلام اعتراه الا ما شاء الله انسلخ منه ونبذه وراء ه وسعی علی جاره بالسیف ورماه بالشرک قال قلت یا نبی الله ایهما اولی بالشرک المرمی او الرامی قال بل الرامی هذا اسناد جید)) ترجمہ: بے شک مجھے تم پر ایسے آدمی کا خوف ہے جو قرآن پڑھے حتی کہ اسکی رونق اس پر ظاہر ہوجائے ،اس کا اوڑھنا بچھونا اسلام ہوجائے ،جب تک اللہ چاہے اسکی یہ حالت برقرار رکھے، پھر اس سے یہ حالت چھن جائے اور وہ اسلام کو پس پشت پھینک دے اور اپنے پڑوسی پر تلوار کھینچ لے اور شرک کے فتوے لگائے ،راوی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک کا فتوی لگانے والا شرک کے زیادہ قریب ہے یا جس پر لگایا گیا؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شرک کا فتوی لگانے والا۔ (تفسیر ابن کثیر،سورۃ الاعراف،آیت175، جلد3، صفحہ509،دار طیبة ،الریاض)

باقی موجودہ دور میں جو مزارات پرخُرافات ہوتی ہیں جیسے قبروں کو سجدے، طواف،مرد عورتوں کا اختلاط،گانے باجے،ڈھول ڈھمکے،جاہل پیروں کا طرز عمل وغیرہ، ان سب کو علمائے اہلسنت بھی ناجائز کہتے ہیں فتاوی رضویہ میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ”اولیائے کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا مجمع ہوکر قرآن مجید کی تلاوت یا اور مجالس کرنا اور اس کا ثواب ارواحِ طیبہ کو پہچانا جائز ہے،جبکہ منکرات شرعیہ مثل رقص ومزامیر وغیرہا سے خالی ہو۔“ (فتاوی رضویه، جلد9، صفحه538، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزارات پرجعلی پیروں اور جاہل لوگوں کی خرافات کا ہونا بہت پہلے سے ہے،ان میں ان اولیاء اللہ کا کوئی قصور نہیں،اولیاء کرام خود اس طرح کی غیر شرعی حرکات سے دور تھے،انکی تعلیمات تو قرآن وسنت کے عین مطابق تھی،حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کشف المحجوب میں فرماتے ہیں ”جب زمانہ کے دنیادار لوگوں نے دیکھا کہ نقلی صوفی پاؤں پر تھرکتے، گانا سنتے اور بادشاہوں کے دربار میں جا کر ان سے مال و منال کے حصول میں حرص و لالچ کا مظاہرہ کرتے ہیں، درباری دیکھتے ہیں تو وہ ان سے نفرت کرتے اور تمام صوفیوں کو ایسا ہی سمجھ کر سب کو بُرا کہنے لگتے ہیں کہ ان کے یہی طور وطریق ہوتے ہیں اور پچھلے صوفیاء کا حال بھی ایسا ہی تھا، حالانکہ وہ حضرات ایسی لغویات سے پاک وصاف تھے وہ اس پر غور وفکر نہیں کرتے۔ یہ زمانہ دین میں سستی وغفلت کا ہے۔“

(کشف المحجوب ،صفحہ69، شبیر برادرز، لاہور)

اس وجہ سے مزارات پر جانا چھوڑ دینا کہ وہاں غیر شرعی حرکات ہوتی ہیں درست نہیں، معاشرے کے کئی شعبوں میں غیر شرعی حرکات ہوتی ہیں کیا ہم وہاں جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ الفتاوٰی الفقہیۃ الکبرٰی میں حضرت أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا ”(وسئل) رضي الله عنه عن زيارة قبور الأولياء في زمن معين مع الرحلة إليها هل يجوز مع أنه يجتمع عند تلك القبور مفاسد كثيرة كاختلاط النساء بالرجال وإسراج السرج الكثيرة وغير ذلك؟ ترجمہ: موجودہ دور میں اولیاء کرام کے مزارات کی طرف سفر کرنا کیا جائز ہے؟ جبکہ اس میں کثیر خرافات ہوتی ہیں جیسے مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے کثیر چراغ جلائے جاتے ہیں اور دیگر خرافات ہوتی ہیں؟

”(فأجاب) بقوله زيارة قبور الأولياء قربة مستحبة و كذا الرحلة إليها وقول الشيخ أبي محمد لا تستحب الرحلة إلا لزيارته (صلى الله عليه وسلم) رده الغزالي بأنه قاس ذلك على منع الرحلة لغير المساجد الثلاثة مع وضوح الفرق فإن ما عدا تلك المساجد الثلاثة مستوية في الفضل فلا فائدة في الرحلة إليها وأما الأولياء فإنهم متفاوتون في القرب من الله تعالى ونفع الزائرين بحسب

معارفهم وأسرارهم فكان للرحلة إليهم فائدة أي فائدة فمن ثم سنت الرحلة إليهم للرجال فقط بقصد ذلك وانعقد نذرها كما بسطت الكلام على ذلك في شرح العباب بما لا مزيد على حسنه وتحريره وما أشار إليه السائل من تلك البدع أو المحرمات فالقربات لا تترك لمثل ذلك بل على الإنسان فعلها وإنكار البدع بل وإزالتها إن أمكنه وقد ذكر الفقهاء في الطواف المندوب فضلا عن الواجب أنه يفعل ولو مع وجود النساء“ ترجمہ: آپ نے جواب دیا کہ اولیاء کرام کے مزارات پر جانا مستحب عمل ہے اور اسی طرح ان کے مزار پر حاضری کے قصد سے سفر کرنا بھی مستحب ہے، جو ابومحمد کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے علاوہ دیگر مزاروں کے لئے سفر مستحب نہیں اس کا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رَد کیا ہے، ابومحمد نے جو حدیث پاک پر قیاس کیا کہ تین مساجد کے علاوہ اور طرف سفر نہ کیا جائے، اس کا مطلب ہے کہ تین مساجد (مسجد حرم، مسجد نبوی، مسجد بیت المقدس) کے علاوہ دیگر مساجد میں فضیلت برابر ہے، اس لئے زیادہ فضیلت کا نظریہ رکھ کر اور کسی مسجد میں نہ جایا جائے، باقی اولیاء کرام کا درجہ اللہ عزوجل کے ہاں متفرق ہوتا ہے اور یہ اپنے زائرین کو حسب معارف واسرار فائدہ دیتے ہیں، ان کی طرف سفر کرنا فائدہ دیتا ہے، پھر ان کے مزارات پر جانے کی اجازت صرف مردوں کو ہے کہ وہاں جا کر نذر مان سکتے ہیں جیسا کہ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام شرح العباب میں ہے کہ اس سے مزید اچھی تحریر کی حاجت نہیں، سائل نے مزارات پر ہونے والی جن خرافات کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے سبب مزار پر جانے کو نہیں چھوڑا جاسکتا، بلکہ انسان پر ہے کہ وہ ان مزارات پر ہونے والی بدعات کا انکار کرے اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے، فقہاء کرام نے واجب طواف تو دور کی بات نفلی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

طواف کو جائز کہا جبکہ اس طواف میں عورتوں سے اختلاط ہوتا ہے۔

(الفتاوی الفقهية الكبرى، كتاب الصلوة، باب الجنائز، جلد2،صفحه24،المكتبة الإسلامية)

لہذا مزارات پر اگر بعض جاہل لوگ غیر شرعی حرکات کرتے ہیں تو ہرگز اس کا یہ حل نہیں کہ سُنِّیت کو چھوڑ کر نجدی ہو جائیں یا اس مزار ہی کو شہید کر دیا جائے، اگر کسی نجدی کا باپ بے نمازی ہوگا تو کیا نجدی اس کی اصلاح کرے گا یا اپنا باپ بدل لے گا یا اس باپ ہی کو مار دے گا؟

جس طرح نجدیوں نے اپنی شرکیہ عقل سے مزار کو مثل مندر قرار ثابت کیا ہے اور ہم نے اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا ہے، اب ہم ان نجدی خارجیوں میں موجود شیطانی صفات کو ثابت کرتے ہیں، یہ اس کا جواب دیں:

(1) شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کی اور انہیں مٹی سے بنا ہوا کہا، نجدی نے بھی تعظیم نبی کو شرک کہا اور اسے اپنے جیسا بشر کہتا ہے۔

(2) شیطان عبادت گزار تھا، توحید کا دعویٰ دار تھا، لیکن آدم علیہ السلام کی عظمت کا قائل نہیں، نجدی بھی عبادت گزار ہے، توحید کا دعویٰ دار ہے لیکن نبی علیہ السلام کی عظمت کا منکر ہے۔

(3) شیطان بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش پر چیخا اور چلایا تھا، نجدی بھی عید میلا دالنبی پر چیختا چلاتا ہے۔

(4) شیطان بھی ضدی ہے کہ بعد قیامت ایک لاکھ سال بعد جہنم سے نکال کر اسے کہا جائے گا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر وہ پھر بھی نہ مانے گا اور نجدی بھی ضدی ہے لاکھ نبی علیہ السلام کی شان پر دلیلیں پیش کی جائیں یہ نہیں مانتا۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان نجدیوں سے دور رہیں۔ ان کی تقاریر نہ سنیں، نہ

ان کی کتابیں پڑھیں اور نہ ان کی پیچھے نماز پڑھیں۔ جب بھی یہ کوئی نیا فتنہ چھوڑیں فوراً علمائے اہل سنت سے رابطہ فرمائیں۔ اپنا تعلق اہل سنت والجماعت سے رکھیں۔ اہل سنت والجماعت ہی جنتی فرقہ ہے۔ اَبوالفتح محمد بن عبدالکریم الشہرستانی (المتوفی548) رحمۃ اللہ علیہ ''الملل والنحل'' میں لکھتے ہیں ''أخبر النبي عليه السلام ستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، الناجية منها واحدة، والباقون هلكى قيل ومن الناجية؟ قال أهل السنة والجماعة قيل وما السنة والجماعة؟ قال ما أنا عليه اليوم وأصحابي'' ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ میری امت تہتر 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی جہنمی۔ کہا گیا کون سا فرقہ جنتی ہے؟ فرمایا اہل سنت والجماعت۔ کہا گیا اہل سنت والجماعت کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(الملل والنحل، جلد1،صفحه 11،مؤسسة الحلبی)

اللہ عزوجل اسلام اور پاکستان کو نجدیوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائے اور میری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

اعتذار

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی نہ ہو لیکن بتقاضائے بشریت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قاری سے التماس ہے کہ ناشر سے رجوع فرمائے ان شاء اللہ آئندہ اس کو درست کر دیا جائے گا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com